مکمل ناول

گردش ایام

از قلم۔علیزہ خورشید۔

🥀🍀🌺فقط کچھ پل ایسے بھی ہوتے ہیں🍀🍀🥀💐

فقط کچھ پل ایسے بھی ہوتے ہیں

کسی بزم میں

روشنیوں سے جگمگاتے محل میں

لمبی لمبی کاروں میں

زرق برق لباس میں

جیولری سے لدی بھندی میں

بن ٹھن کے آئے لوگوں میں

اچانک بہت اچانک آنکھوں میں

خوشی کی چمک کے بجائے حزن کے آجانے میں

آس پاس سب روشنیوں کے تھم جانے میں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

فضا ساکت ہو جانے میں

قہقہوں کا جلترنگ تھم جانے میں

مسکراہٹیں یکا یک تھم جانے مث دبے پاؤں واپس چلے آنے میں

کسی جھیل کے کنارے پر سکون بیٹھنے میں

گردش ایام کے بارے میں سوچنے میں فقط کچھ پہل ایسے بھی ہوتے ہی

ستمبر کی حسین صبح تھی جب اہل کراچی روز مرہ کی طرح اپنے ہل چل میں مصروف تھے زمزمہ پارک میں ایک بیس سال کی خوبصورت لڑکی لمبے بال جو کمر سے نیچے لٹک رہے تھے ماتھے پر پف کٹنگ بکھری ہوئی خوبصورت کالی آنکھیں سفید رنگ دیکھنے میں ایسے لگے جیسے کوئی پری زمین پر ہو باغ میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھی جو روح کو اطمینان بخش رہی تھی سارا باغ گلوں سے مہک رہا تھا ہر طرف ہریالی ہریالی سبزہ ہی سبزہ سبزے پر شبنم کے قطرے قیمتی موتیوں کی طرح چمک دمک رہے تھے۔ باغ میں موجود تمام لوگ ادھر اُدھر چہل قدمی کرتے نظر آرہے تھے ایک بینچ پر بیٹھی یہ لڑکی اپنے جوگر کے تسمیے باندھ رہی تھی کے اس کے پاس سے کوئی مانگنے والا بچہ باگ رہا تھا بچے کا ظاہر انتہائی گندہ محسوس ہو رہا تھا گندے پھٹے پرانے کپرے گندہ منہ بچہ باگ ڈور رہا تھا کے اس کی ٹکرا اور یزہ گل سے ہوگئی وہ یک دم کھڑی ہوگئی اور اس بچے کو بے دردی سے سب کے سامنے جھڑکنے لگی کون ہو تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ سے ٹکرانے کی تمہارے گندے ہاتھوں نے میری ساری شرٹ گندی کردی وہ بچہ بالکل سہم سا گیا اور اس سے معافی مانگنے لگا کہاں ہے پارک کی انتظامیہ ہر راہ چلتے بھکاری بھی اب ہم لوگوں کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں گے اب اتنے برے دن آگے ہیں ہمارے سب لوگ تماشہ دیکھنے کے لیے مجمع بنا کر کھڑے ہوگئے سب مجمع کو چیرتا ہوا ایک شخص جو سامنے آیا اور اور بچے کو ڈانٹنے لگا بچہ اب بلھک بلھک کر رو رہا تھا اور گارڈ کو بلانے لگا یونیفارم میں ملبوس دو گاڈ بچے کو باہر لے چلے یہ شحص پارک

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

کے انتظامیہ کا انچارج تھا جو اب اس مغرور لڑکی سے معافی مانگ رہا تھا کیسے آپ کسی کو بھی آنے دے سکتے ہیں میں آپ کی شکایت لگاؤ تو کل یہ پارک بند ہو جائے گا وہ لڑکی ہاتھ اٹھا کر تنبیہ دے رہی تھی کے پیچھے سے کوئی اس کا ہاتھ تھام کر کھینچتے ہوئے لے گئی ذی ذی کیا ہر جگہ تم نے لڑائی شروع کی ہوتی ہے آنی آپ نہیں جانتی اس نے میری شرٹ خراب کر دی ذی آؤ گاڑی میں بیٹھو بات کرتے ہیں گاری کا دروازہ بند کر کے اپنے بیگ سے مختلف لوشن اور کریم لگانے لگی ذی آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے آخر کیوں تم ان لوگوں سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہو نہیں میں نفرت نہیں کرتی مجھے بس چڑھ ہے ان لوگوں پتہ نہیں مجھے ان لوگوں کا وجود برداشت نہیں ہوتا آج شام کو پارٹی پے آرہی ہیں کس کی پارٹی پے عمر کی برتھڈے پارٹی میں نے اس کے لیے ارینج کی ہے اوہ پھر تو آنا پڑے گا گاڑی ایک شاندار محل کے اندر گئی جہاں ثمینہ اور شہلا بیٹھی جوس پی رہی تھی کیسی ہیں اور جنل اینڈ ڈبلو کیٹ ماں شہلا بول پری کیا مطلب اس بات کا ذی میرا مطلب ہے میری ماں اور چاچی چاچی بھی تو ماں ہوتی ہے۔۔

◈◈◈

اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں بتاؤں چاچو چاچی بھی آپ کے ماں باپ جیسی ہی محبت کرتے ہیں کیوں شہلا اپی میں ٹھیک بول رہی ہوں نا ہاں ہاں اس میں کوئی شک نہیں کے میں اور تمہارے چاچو رحیم تم سے اپنے بچوں عمر اور فرہاد سے زیادہ محبت کرتے ہیں ثمینہ اب اور یہ نہیں سن سکتی تھی بول پڑی ماں جیسی محبت کوئی نہیں کرتا کوئی بھی نہیں اور مجبوراً وہاں سے چلی گئی شام کو سب تیار صحن میں گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے اور ریزہ گل نے اپنے باپ قاسم سے پوچھا میں نے جو گفٹ منگوایا عمر کے لیے کیا وہ پہنچ گیا ہے ہوٹل ہاں پہنچ گیا آپ نے عمر کو یہ تو نہیں بتایا کے ہم نے اس کے لیے سپرا ءیز پلین کیا ہوا ہے نہیں بتایا اسے کچھ یہ عائشہ کدھر رہ گئی جاؤ اسے بلا کر لاؤ آنی آپ کدھر ہیں اوہ آپ آج بھی نماز پڑھ رہی ہیں ابھی تیار نہیں ہوئی اگر آج نماز نہث پڑتی تو کیا ہو جاتا ذی ایسی باتیں نہث کرتے نماز ہر حال میں فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس وقت ہی آزماتا ہے جب اس کے سامنے نماز اور دوسری طرف

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

دنیا کی مصروفیات ہوں اگر بندے کا دین اٹل ہو تو دنیا کی مصروفیات اس کی نظر میں کوئی معنی نہیں رکھتی اس کا انتخاب نماز ہی ہو گا نماز اوپشن نہیں ہے اور نہ ہی بوجھ۔۔

القرآن- سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 45

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاس ۡ تَعِي ۡ نُو ۡ ا بِالصَّب ۡ رِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِي ۡ رَةٌ اِلَّا عَلَى ال ۡ خٰشِعِي ۡ نَ ۙ ۝

ترجمہ:

اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد طلب کرو اور بلاشبہ وہ یقیناً بہت بڑی ہے مگر ان عاجزی کرنے والوں پر۔

اس آیت پر غور کرو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے صبر اور نماز کے ساتھ مدد حاصل کرو لیکن ہم نہیں سمجھتے ہم کیوں لوگوں سے امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں ہم کیوں خود کو لوگوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں آخر ہم کیوں نہیں سوچتے کہ وہ جب فرماتا ہے مدد کرو گا ہم کیوں نہیں سنتے اس کی وہ تو ہر طرف سے ہمیں آگاہ کرتا ہے بلاتا ہے ہم متوجہ نہیں ہوتا۔۔۔

القرآن- سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 43

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ الرّٰكِعِيۡنَ ۞

ترجمہ:

اور نماز قائم کرو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

کتنے لاڈ سے وہ ہر جگہ ہمیں۔ بلاتا ہے کبھی آیتوں۔ کے ذریعے کبھی نماز سے کبھی نیکی سے لیکن ہم ہی دیر کر دیتے ہیں۔

آنی اس سے پہلے کے۔ باہر دیر ہو ہمیں چلنا چاہیے تم جاؤ میں کپڑے پہن آؤں۔۔

سب کراچی کے ماڑیٹ ہوٹل آ گئے جہاں پارٹی پلین تھی کچھ دیر بعد عمر بھی آ گیا سب نے کیک کھایا اس کے بعد گفٹ دیے گئے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی ذی نے اسے سب سے قیمتی اور مہنگا تحفہ

BMW7_series

گفٹ کی تھی آج بھی وہ سب ہوٹل کے پارکنگ ایریا میں کھڑے تھے کے ایک بھکاری اس کے پاس آ پہنچا اور اس کی منتیں کرنے لگا باجی کچھ دے دیں صبح سے بھوکا ہوں پڑے ہٹو مجھ سے اپنی شکل گھم کرو دفع ہو جاؤ یہاں سے اس کی ماں نے بھکاری کو کچھ پیسے دیں اور اسے سمجھایا ایسا نہیں کرتے وہ بھی انسان ہیں ان کی مجبوریاں ہیں گردش ایام بہت بڑی چیز ہے اس وقت سے ڈرو جس وقت انسان اللہ پاک کی پکڑ میں آتا ہے اسے کوئی نہیں بچا سکتا کیا تمہیں خوف نہیں آتا بس کریں ماں بس کریں آپ تو بد دعا دے رہی ہیں چچی مجھے کبھی ایسے نہیں کہتی وہ مجھ سے کتنی محبت کرتی ہیں ایک آپ ہیں ماں سے زیادہ محبت کوئی نہیں کرتا بیٹا یہ تمہیں وقت سکھائے گا آج کے بعد میں تمہیں اس طرح ان لوگوں سے بات کرتی ناں دیکھوں اگر مدد نہیں کرنی نہ کرو خدا کے لیے انھیں اذیت بھی نہ دیا کرو عمر سے اس کی منگنی اس کی چچی نے چار سے پہلے ہی کر دی تھی وہ خود بھی اس میں انٹرسٹڈ تھی عمر خوش شکل خوبصورت نوجوان تھا

لیکن اپنی ماں کی طرح منافق اور لالچی تھا اسے صرف اس کی دولت اور اسٹیٹس سے محبت تھی اس سے زیادہ اور کچھ نہیں وہ اسے گنوانا نہیں چاہتا تھا اس کی تاب و توا سکے معاملے میں زیادہ تھی۔۔

◈◈◈

مرسڈیز کی گاڑی پہاڑوں کے درمیان میں رکی اس میں تین نوجوان لڑکے بیٹھے تھے ایک باہر آکر اسے کھل کر دیکھنے لگا اس نے اندر بیٹھے دو لوگوں کو خبر دی گاڑی زیادہ گرم ہونے کی وجہ سے بند ہو گئی دوسرے دو لڑکے بھی باہر نکلے ان میں سے ایک لڑکا جو بیس سال کا خوبصورت نوجوان نیلی آنکھیں آنکھوں پر چشمہ لگائے ہوئے چہرے پر مسکراہٹ چہرے پر بال بکھرے ہوئے باہر آکر مظفر آباد کی پہاڑیوں کی چوٹیوں کے بیچ ہوائے دور مئے خوشگوار کی ہوا میں سانس لینے کی کوشش کر رہا تھا اس نے پہاڑوں کے بیچ اپنے بازؤں کو ہوا میں لہرایا صبح کا حسین منظر تھا ہر طرف خاموشی گل ریز آغا کے جیسے سر پر بادل چھائے ہوئے ہوں اور اس کے پاؤں میں ایک خوبصورت منظر تھا پہاڑوں کے اطراف میں بہتا ہوا دریا یہ کشمیر کی بہترین منظروں میں سے ایک منظر تھا رات کو بارش ہونے کی وجہ سے اب سردی محسوس ہو رہی تھی وہ اس منظر سے نظر نہیں ہٹا سکتا تھا وہ مظفر آباد کی ان پہاڑیوں کے بیچ دھند سے ڈھکے پہاڑوں ان کے بیچ بہتے دریاوں کا منظر بہت گہرائی سے دیکھ رہا تھا جیسے اس کی روح کو سکون ملتا ہو وہ اپنا موبائل نکال کر تصویریں بنانے لگا اس کے دوست نے یہ منظر دیکھ کر کہا۔۔

شاعر صحیح کہتے ہیں تمہارا شہر لاکھ خوبصورت ہو لیکن ہم اسے مظفر آباد تو نہیں کہہ سکتے اس کا دوست احمد آگیا اور میں بھی کہنا چاہتا ہوں ایک شہر مظفر آباد کی نظر شہر کرنا چاہتا ہوں ارشاد ارشاد کے قہقے بلند ہوئے (تمہارے شہر کی رونقیں بھی خوب تر لیکن جو مظفر آباد کی صبح ہے وہ تمام ہے) بس کرو شاعرو اب چلیں اب منزل تک بھی پہنچنا ہے ہادی گلریز کو ادھر ہی چھوڑ جاتے ہیں نہیں حمیر تمہیں یہاں چھوڑ دوں نہیں چلو اسلام باد بھی پہنچنا میں یہاں بہت سال پہلے اپنے ماں باپ کے ساتھ ادھر شاردہ نیلم کیل گھومنے پھرنے وکیشن پر آئے تھے تب میں بہت چھوٹا تھا اب بابا اپنی نئی زندگی میں مصروف ہو گئے ہیں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

اب بیوی بچوں میں تم آنٹی کو ڈھونڈتے کیوں نہیں ہو آخر کب تک ایسے ہی رہو گے میرے بہت خواب ہیں میں انھیں پورا کر کے انھیں ڈھونڈوں گا انشاءاللہ وہ تمہیں مل جائیں گی دیکھو ل کل تک ہم سب یہ سمجھتے تھے وہ اب زندہ نہیں لیکن اب جیسے پتہ چلا ہے وہ زندہ ہیں تو ضرور مل جائے گی تم فکر کیوں کرتے ہو ہم ہیں۔ مجھے نواب شاہ جانا ہے کسی کام سے اسلام آباد سے سیدھا ادھر ہی جائیں گے نواب شاہ میں کون سی تمہاری نانی رہتی ہے رہتی تھی اس لیے جا رہا ہوں ان کی قبر پر فاتحہ پڑھنے۔۔۔

◈◈◈

میں عمر کے ساتھ گھومنے کے لے جانا چاہتی ہوں عینی فرہاد روحان نوال سب جا رہے ہیں میں نے ماموں سے پوچھ لیا ہے اور ہم صبح جلدی جائیں گے رات کو خوشی کے مارے کسی کو نیند نہیں آ رہی تھی صبح سب بنا فجر پڑے تیاری میں لگے بیگ پیک کر رہے تھے سب بیگ گاڑی میں رکھوا دیے گئے قاسم اپنی بیٹی کو نصیحت کرنے میں لگے تھے اس سے پہلے وہ صرف گھر والوں کے ساتھ ہی جایا کرتی تھی اس طرح پہلی بار سب بچے اکیلے جا رہے تھے اسلام آباد میریٹ ہوٹل شاہ فیصل مسجد اور مارگلہ کے نظارے وہاں سے دیکھائی دے رہے تھے اس نے اپنے ظ یہ روم بک کرایا تھا اس کے اور کزنوں نے دوسرے روم لیے شنگریلا ہوٹل میں گل ریزا اپنے دوستوں کو بتا رہا تھا اب ہم دو دن کے بعد نواب شاہ جائیں گے اور ادھر سے دبئی آؤ آج فیصل اور دس منٹ بعد فیصل مسجد دیکھنے جائیں گے۔۔۔۔

یہ کوئی وقت ہے فیصل مسجد جانے کا ذی اب تھوڑی دیر پہلے تھکے ہوئے پہنچے ہیں عمر اسے سمجھا رہا تھا لیکن وہ کب کسی کی سنتی تھی۔۔۔

◈◈◈

میریٹ ہوٹل سے فیصل مسجد صرف چار کلو میٹر دور واقع پزیر ہے جو فاصلہ پندرہ یا بیس منٹ تک تک عبور کیا جا سکتا ہے ذی اس لیے چل کر جاتے ہیں وہ ہوٹل سے باہر آ کر خان روڈ پر چلنے لگے پندرہ منٹ

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

کے بعد وہ مسجد کی سیڑھیوں سے چڑھ رہے تھے فیصل مسجد سیاحوں کو بہت پسند آتی ہے مسجد کی تعمیر سب کو بہت اچھی لگی تھی جو اسلامی اور جدید ڈیزائن پر بنی ہوئی ہے مسجد کی گنجائش دیکھ کر یہ لوگ ساکت ہو گئے اس میں تقریباً دس ہزار لوگ آسانی سے نماز پڑھ سکتے ہیں مقام مسجد اور مارگلہ ہلز کے درمیان میں واقع جس کی وجہ سے یہ بہت خوبصورت منظر پیش کر رہی تھی ان لوگوں نے جب مسجد کے اندر دیکھا قرآنی آیتوں کی خطاطی بہت خوبصورت لگ رہی تھی اس کے بعد وہ فیصل میوزم میں گئے جہاں ثقافت کی چیزیں تھی سب نے بہت پسند اور انجوائے کیا گلریز اور اس کے دوست پچھلے ایک گھنٹے سے ادھر ہی گھوم پھر رہے تھے اور گل ریز تو فوٹو جینک تھا اسکی پسندیدہ چیز تھی گھومنا پھرنا اور نئی جگہوں پر تصویریں بنانا گلریز اور اس کے دوست مونل ہوٹل میں چکن کڑاہی کھا رہے تھے کے ایک چھوٹا سا بچہ بار بار ویٹر سے بول رہا تھا مجھے بھوک لگی ہے خدا کے لیے کچھ دے دو ویٹر کو جیسے ٹس سے مس نہ ہو وہ سارا واقع دیکھ رہا تھا اپنی ٹیبل اس اٹھ کر گیا اور کچھ چیزیں پیک کروا کر پارکنگ ایریا میں اس بچے کو بٹھایا اور اسے دے آیا تمہاری مجھے سمجھ۔۔

آتی ایک دن تم اپنا گھر بھی ان لوگوں کو دے آؤ گے۔۔۔

اللہ کی معرفت کو پانے اور نفس کی نفی کے لیے پہلا قدم کیا ہے؟ تو اس کا آسان سا جواب ہے۔ ہم جب اللہ سے اس کی رحمت مانگتے ہیں تو سب سے پہلے کیا کہتے ہیں۔۔۔ اے اللہ ہمیں معاف کر دے۔ معافی نرمی کی کنجی ہے۔ جو شخص اللہ کی مخلوق انسان، حیوان، چرند، پرند ان سب سے محبت اور نرمی نہیں کرتا، وہ کبھی عشق نہیں کر سکتا۔ دوسروں کی غلطیوں، کوتاہیوں اور زیادتیوں کو اس طرح معاف کیا کرو جیسے تم اللہ سے اپنے لیے معافی چاہتے ہو۔ یہی تو نفس کا امتحان ہے۔ اپنے اٹھتے ہوئے ہاتھ، اپنی زہر اگلتی ہوئی زبان کو وہیں روک دینا اور عشقِ لا اپنی ذات، نفس اور اپنی خواہشات کی نفی کر کے ہی اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اُس کا عرفان۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

میں صرف اپنے رب کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہوں بلا میری کیا اوقات میں کسی کو کچھ دے سکوں ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا بھی ثواب میں شامل ہے جلدی کرو سینٹورس بھی جانا ہے مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے۔۔۔

◈◈◈

نواب شاہ میں قبرستان میں دعا کرنے کے بعد وہ جانے ہی لگے تھے کے روڈ پر کوئی لڑکی بڑی طرح بچوں کو ڈانٹ رہی تھی لڑکی بہت بڑی طرح اس کا بازو جھڑ کا رہی تھی کے کسی نہ اس کا بازو زور سے پکڑا کیا بدتمیزی ہے چھوڑو میرا ہاتھ تمہاری ہمت کیسے ہوئی۔۔۔۔۔اور آپ ہمت کیسے ہوئی اس طرح بچوں کو ٹارچر کرنے کی اپنی حد میں رہو تم ابھی جانتے نہیں میں کون ہو۔۔۔۔جو بھی کوئی قانون اس بات کی اجازت نہیں دیتا تم اس طرح بچوں کو ٹارچر کرو بیٹا آپ کو بھوک لگی ہے اس نے والٹ سے کچھ پیسے نکالے اور بچوں کو دیں عمر یہ ہے اسے سبق سکھاؤ یہ ہمیں جانتا نہیں کیا پروبلیم ہے اس نے اسے کالر سے پکارتے ہوئے پوچھا او مسٹر تمیز کے دائرے میں رہو بکواس بند کرو بڑے ائے مجھے تمیز سکھانے والے اس بار گل ریز بھی بڑی طرح غرایا تھا جاہل بچوں اور بڑوں سے بات کرنے کی تمیز نہیں ہے حمیر اور احمد آگے انھوں نے ان جھگڑا ختم کروایا اور اسے ساتھ لے گئے ابھی چند قدم کے بعد وہ پیچھے گھوما اور وزیرہ کی طرف متوجہ ہو کر کہا۔۔

حدیث مبارک۔۔۔

"بداخلاق اور سخت دل انسان جنت میں داخل نہیں ہوگا۔"

(ابوداؤد،#4801)

اور وہ بھی ازہرہ تھی اور مسٹر اپنے بارے میں کیا خیال ہے آپ نے تو جیسے پھولوں کی بارش کی ہو عمر نے اسے چپ کروادیا کیوں ان لوگوں کے منہ لگتی ہو۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

حمیر ہم اس بار دبئی سے واپس آئیں تو یہاں کے ان بچوں کے لیے کچھ کریں ان کو بنیادی ضروریات بھی مہیا نہیں ڈوبئی میں یہ تینوں ا

◈◈◈

دبئی میں وہ تینوں ایک کمپنی میں نوکری کرتے تھے جن سے ان کا گزر بسر اچھے سے ہو جاتا تھا۔ ضرورت سے ذیادہ رقم وہ لوگوں کی مدد میں لگا دیتے تھے۔ وہ تینوں بہترین دوست تھے تینوں کی سوچ میں انقلاب تھا جیسے چے گویرا اور اس کے دوست فیدل کاسترو ان کے بارے میں کہا جاتا ہے ایک بارے انھیں جیل ہو گئی فیدل کاسترو کی رہائی ہو گئی لیکن وہ اس وقت تک جیل سے باہر نہیں نکلا جب تک چے گویرا کی رہائی نہیں ہوئی پھر دونوں ساتھ باہر آئے تھے لیکن جب دوست دشمن بن جائے تو ان سے حطرناک کوئی ہو ہی نہیں سکتا فیدل کاسترو کے بارے میں کہا جاتا ہے کے اور حکومت کے ساتھ مل کرے چے گویرا کو مروا دیا اور اس کے ہاتھ بھی کاٹ دیے گئے۔

گل ریز اور سے دوست دبئی میں ایک ادارے کا قیام کر رہے تھے جہاں یتیم مسکین بھکاری بچے جو مجبوری میں بھیک مانگتے ہیں وہ وہاں رہ کر اس قابل ہو جائیں کے حود کے لیے حود کما سکیں۔

اسلام بھیک مانگنے سے روکتا ہے یہ گناہ بھی ہے۔۔

← نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

کے جو لوگوں سے مال اس لیے مانگتا ہے بھیک اس لیے مانگتا ہے کے اس کا مال زیادہ ہو جائے تو وہ حقیقت میں آگ مانگ رہا ہے انگارے مانگ رہا ہے انگارہ تھوڑا ہو یا ذیادہ جلا دے گا اس لیے یہ مال تھوڑا ہو یا ذیادہ جہنم کا مستحق بنا دے گا۔)۔

← نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے

کہ جو بندہ محنت مزدوری سے کماتا ہے اللہ سبحان و تعالیٰ۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

ایسے بندے سے محبت فرماتے ہیں۔)

🌹🌹🌹ماضی🌹🌹

اوریزہ کی پھوپھو عائشہ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی بہت ذہین ہونے کے ساتھ ساتھ حود ترس تھی خدا کی مخلوق سے محبت کرنے والی ایم فل کی طالب علم تھی اس کی دوست ماہین بالکل بہنوں جیسی اس کے گھر سے تھوڑا دور رہتی تھی دونوں میں بہنوں کی طرح محبت تھی۔کلاس گھر کینٹین۔شاپنگ شادی ہر موقع پر اس کے ساتھ رہتی تھی۔فرق اتنا تھا ماہین سخت دل اور عائشہ نرم دل تھی ان کی دوستی مثالی دوستی تھی۔اور دوستی کے متعلق کہا جاتا ہے۔۔۔

🌿🥀🥀جامع ترمذی 2378🌿🌿🥀🥀

آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے تم میں سے ہر شخص کو یہ دیکھنا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔

عائشہ نیک دل رکھنے والی تھی لیکن اسلام سے دور ان کی دوستی میں اصل دڑار تب آئی جب وہ کالج کا ایک سیمنار میں بیٹھی تھی اور ان کا فیلو ہارون آ کر عائشہ کے ساتھ بیٹھ گیا سیمنار کا موضوع مائیکل جیکسن تھا مائیکل جیکسن ایک ایسا انسان جو نظام فطرت کو شکست دینا چاہتا تھا اسے چار چیزوں سے سخت نفرت تھی اسے اپنے سیاہ رنگ سے نفرت تھی,وہ گوروں کی طرح دکھائی دینا چاہتا تھا اسے گمنامی سے نفرت تھی,وہ دنیا کا مشہور ترین شخص بننا چاہتا تھا۔اسے اپنے ماضی سے نفرت تھی وہ اپنے ماضی کو اپنے آپ سے کھرچ کر الگ کر دینا چاہتا تھا۔اسے عام لوگوں کی طرح ستر اسی برس میں مر جانے سے بھی نفرت تھی وہ ڈیڑھ سو سال تک زندہ رہنا چاہتا تھا وہ ایک ایسا گلوکار بننا چاہتا تھا جو ایکسو پچاس سال کی عمر میں لاکھوں لوگوں کے سامنے ڈانس کرے اپنا آخری گانا گائے پچیس سال کی گرل فرینڈ کے ماتھے پر بوسہ

دے اور کروڑوں مداحین کی موجودگی میں دنیا سے رخصت ہو جائے مائیکل جیکسن کی آنے والی زندگی ان چار خواہشوں کی تکمیل میں بسر ہوئی۔

اس نے 1982ء میں اپنا دوسرا البم "تھرلر" لانچ کیا یہ دنیا میں سب سے زیادہ بکنے والا البم تھا۔ایک ماہ میں اس کی ساڑھے چھ کروڑ کاپیاں فروخت ہوئی تھیں اور یہ گینز بک آف ورلڈ ریکارڈ کا حصہ بن گیا تھا۔مائیکل جیکسن اب دنیا کا مشہور ترین گلوکار تھا،اس نے گمنامی کو شکست دے دی تھی مائیکل نے اس کے بعد اپنی سیاہ جلد کو شکست دینے کا فیصلہ کیا اور پلاسٹک سرجری شروع کرادی،امریکہ اور یورپ کے 55 چوٹی کے پلاسٹک سرجنز کی خدمات حاصل کیں یہاں تک کہ 1987ء تک مائیکل جیکسن کی ساری شکل وصورت، جلد، نقوش اور حرکات وسکنا تبدل گئیں سیاہ فام مائیکل جیکسن کی جگہ گورا چٹا اور نسوانی نقوش کا مالک ایک خوبصورت مائیکل جیکسن دنیا کے سامنے آگیا یوں اس نے اپنی سیاہ رنگت کو بھی شکست دے دی۔۔۔

اس کے بعد ماضی کی باری آئی،مائیکل جیکسن نے اپنے ماضی سے بھاگنا شروع کر دیا اس نے اپنے خاندان سے قطع تعلق کر لیا۔اس نے اپنے ایڈریسز تبدیل کر لئے،اس نے کرائے پر گورے ماں باپ حاصل کر لئے اور تمام پرانے دوستوں سے بھی جان چھڑا لی۔ان تمام اقدامات کے دوران جہاں وہ اکیلا ہوتا چلا گیا وہاں وہ مصنوعی زندگی کے گرداب میں بھی پھنس گیا۔اس نے خود کو مشہور کرنے کیلئے ایلوس پریسلے کی بیٹی لیزا میری پریسلے سے شادی کر لی۔اس نے یورپ میں اپنے بڑے بڑے مجسمے بھی لگوا دیئے اور اس نے مصنوعی طریقہ تولید کے ذریعے ایک نرس ڈیبی روسے اپنا پہلا بیٹا پرنس مائیکل بھی پیدا کرا لیا۔ ڈیبی رو کے بطن سے اسکی بیٹی پیرس مائیکل بھی پیدا ہوئی اس کی یہ کوشش بھی کامیاب ہو گئی اس نے بڑی حد تک اپنے ماضی سے بھی جان چھڑا لی لہٰذا اب اس کی آخری خواہش کی باری تھی۔وہ ڈیڑھ سو سال تک زندہ رہنا چاہتا تھا مائیکل جیکسن طویل عمر پانے کیلئے دلچسپ حرکتیں کرتا تھا مثلاً وہ رات کو

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

آکسیجن ٹینٹ میں سوتا تھا وہ جراثیم وائرس اور بیماریوں کے اثرات سے بچنے کیلئے دستانے پہن کر لوگوں سے ہاتھ ملاتا تھا۔ وہ لوگوں میں جانے سے پہلے منہ پر ماسک چڑھا لیتا تھا وہ مخصوص خوراک کھاتا تھا اور اس نے مستقل طور پر بارہ ڈاکٹر ملازم رکھے ہوئے تھے یہ ڈاکٹر روزانہ اس کے جسم کے ایک ایک حصے کا معائنہ کرتے تھے، اس کی خوراک کا روزانہ لیبارٹری ٹیسٹ بھی ہوتا تھا اور اس کا سٹاف اسے روزانہ ورزش بھی کراتا تھا اس نے اپنے لئے فالتو پھیپھڑوں، گردوں، آنکھوں، دل اور جگر کا بندوبست بھی کر رکھا تھا۔ یہ وہ ڈونر تھے، جن کے تمام اخراجات مائیکل اٹھا رہا تھا اور ان ڈونرز نے بوقت ضرورت اپنے اعضاء اسے عطیہ کر دینا تھے، چنانچہ اسے یقین تھا کہ وہ ڈیڑھ سو سال تک ضرور زندہ رہے گا لیکن پھر 25 جون کی رات آئی، اسے سانس لینے میں دشواری پیش آئی، اس کے ڈاکٹرز نے ملک بھر کے سینئر ڈاکٹرز کو اس کی رہائش گاہ پر جمع کر لیا یہ ڈاکٹرز اسے موت سے بچانے کیلئے کوشش کرتے رہے لیکن ناکام ہوئے تو ہسپتال لے گئے وہ شخص جس نے ڈیڑھ سو سال کی منصوبہ بندی کر رکھی تھی، جو ننگے پاؤں زمین پر نہیں چلتا تھا، جو کسی سے ہاتھ ملانے سے پہلے دستانے چڑھا لیتا تھا، جس کے گھر میں روزانہ جراثیم کش ادویات چھڑکی جاتی تھیں اور جس نے 25 برس تک کوئی ایسی چیز نہیں کھائی تھی جس سے ڈاکٹروں نے اسے منع کیا ہو۔ وہ شخص صرف 50 سال کی عمر میں اور صرف تیس منٹ میں انتقال کر گیا۔ اس کی روح چٹکی کے دورانیے میں جسم سے پرواز کر گئی مائیکل جیکسن کے انتقال کی خبر گوگل پر دس منٹ میں آٹھ لاکھ لوگوں نے پڑھی، یہ گوگل کی تاریخ کا ریکارڈ تھا اور اس ہیوی ٹریفک کی وجہ سے گوگل کا سسٹم بیٹھ گیا اور کمپنی کو 25 منٹ تک اپنے صارفین سے معذرت کرنا پڑی۔ مائیکل جیکسن کا پوسٹ مارٹم ہوا تو پتہ چلا کہ بہت زیادہ احتیاط کی وجہ سے اس کا جسم ڈھانچہ بن چکا تھا، وہ سر سے گنجا ہو چکا تھا اس کی پسلیاں ٹوٹی ہوئی تھیں اس کے کولہے، کندھے، پسلیوں اور ٹانگوں پر سوئیوں کے بے تحاشا نشان تھے۔ وہ پلاسٹک سرجری کی وجہ سے "پین کلرز" کا محتاج ہو چکا تھا، چنانچہ وہ روزانہ درجنوں انجیکشن لگواتا تھا لیکن یہ انجیکشنز، یہ احتیاط اور یہ ڈاکٹرز بھی اسے موت سے نہیں بچا سکے اور وہ ایک دن

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

چپ چاپ اُس جہاں سے چلا گیا اور یوں اس کی آخری خواہش پوری نہ ہو سکی۔مائیکل جیکسن کی موت ایک اعلان ہے،انسان پوری دنیا کو فتح کر سکتا ہے لیکن وہ اپنے مقدر کو شکست نہیں دے سکتا۔وہ موت اور اس موت کو لکھنے والے کا مقابلہ نہیں کر سکتا چنانچہ کوئی راک سٹار ہو یا فرعون وہ دو ٹن مٹی کے بوجھ سے نہیں بچ سکتا۔وہ موت کو شکست نہیں دے سکتا۔

لیکن حیرت ہے کہ ہم مائیکل جیکسن کے انجام کے بعد بھی خود کو فولاد کا انسان سمجھ رہے ہیں۔ہمارا خیال ہے ہم موت کو دھوکہ دے دیں گے،ہم ڈیڑھ سو سال تک ضرور زندہ رہیں گے۔

ابن انشاء Ibn-e-Insha (ابن انشاء) سیمینار ختم ہونے کے بعد ماہین اکھری اکھری سی تھی عائشہ نہ ہی پہل کر کے اسے منا لیا لیکن ماہین کے دل میں خلش آ گیا تھا کیوں کے ماہین دل ہی دل میں ہارون کو پسند کرتی تھی۔

◈◈◈

عائشہ کے لیے ماہین ایک ایسی دوست تھی جس کا ہونا نعمت ہے جس کے سامنے یہ نہ کہنا پڑے کہ "میں ٹھیک ہوں" جس کے ساتھ رہتے ہوئے اداکاری نہ کرنی پڑے ایک ایسا شخص جس کے ساتھ آپ اپنے اصل ورژن میں جی سکو۔۔۔

جو آپ کو اندر تک جانتی ہو،آپ کے ماتھے پر پڑنے والی ایک ایک شکن سے جان لیتی ہو کہ کوئی چیز آپ کو بہت زیادہ ڈسٹرب کر رہی ہے اور ایسے اس موقع پر وہ آپ کو تنہا ناں چھوڑے آپ کیساتھ کھڑی ہو آپ کو حوصلہ دے آپ کا بازوں بنے۔

آپ کا لگایا ہوا ایک ایموجی،ایک فل سٹاپ اسے آپ کے دل کی حالت سمجھا دے اور ایسا دوست دنیا میں بہت مشکل سے قسمت والوں کو ملتے اہیں ----

ماہین بھی عائشہ کو بہت چاہتی تھی لیکن اس کے دل میں خلش آ گئی تھی۔اسی طرح ایک دن ماہین نوٹس کاپی کروا رہی تھی عائشہ بھی ساتھ آئی تھی لیکن وہ باہر ہی رک گئی ماہین جب باہر آئی ہارون عائشہ کے قدموں میں بیٹھا کچھ بات کر رہا تھا ماہین نے موقع غنیمت سمجھ کر تصویریں بنالی ہارون ماہین اور عائشہ کو بتانے آیا تھا کل سائنس اور قرآن کے موضوع پر ایک تقریب ہے جس میں ہارون کی بھی پروفیس ہے وہ ضرور آئیں۔اگلے دن عائشہ ماہین سے پہلے ہی آ گئی وہ گراؤنڈ میں ہی ماہین کا انتظار کرنے لگی اسی دوران ہارون آ گیا اور وہ اس سے باتیں کرنے لگ گئی ماہین جب پہنچی انھیں دیکھ کر حیران ہو گی سلام دعا کے بعد حال میں چلی گئی جہاں تقریب ہونی تھی۔

تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا عالیان جو کالج کا طالب علم تھا اس نے نہایت دلکش آواز میں تلاوت کی۔

سورۃ نمبر 95 التین۔۔۔

آیت نمبر 1

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجِیمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالتِّيۡنِ وَالزَّيۡتُوۡنِۙ ۝

ترجمہ:

قسم ہے انجیر کی! اور زیتون کی!

تفسیر:

(آیت 1) {وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ:} انجیر اور زیتون دو ایسے پھل ہیں جو اپنی جامعیت اور فوائد کی کثرت میں انسان کے جامع الفضائل ہونے کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں، اس لیے انھیں انسان کے احسن تقویم میں پیدا کیے جانے کے شاہد کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اکثر مفسرین نے انجیر اور زیتون سے مراد سرزمین شام لی ہے جہاں یہ کثرت سے اُگتے ہیں اور جہاں عیسیٰ علیہ السلام اور اللہ کے بہت سے پیغمبر پیدا ہوئے ہیں اور یہی بات راجح ہے، کیونکہ اس کے بعد طور سینا اور بلد امین کا ذکر ہے۔

آیت نمبر 2

وَطُوۡرِ سِيۡنِيۡنَۙ ۝

ترجمہ:

اور طور سینین کی!

تفسیر:

(آیت 2) {وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ:} طور سینا جہاں اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے ہم کلام ہوئے۔ مزید دیکھیے سورۂ مومنون (۲۰)۔

آیت نمبر 3

وَهٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِيۡنِۙ ۝

ترجمہ:

اور اس امن والے شہر کی!

تفسیر:

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

(آیت 3) {وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ:} شہر مکہ جو ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے آباد کیا اور جہاں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔ اسے بلد امین اس لیے فرمایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اس کے لیے دعا کی تھی: «رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا» [البقرۃ:۱۲۶] "اے میرے رب! اس (جگہ) کو ایک امن والا شہر بنا دے۔

آیت نمبر 4

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝

ترجمہ:

بلاشبہ یقیناً ہم نے انسان کو سب سے اچھی بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔

تفسیر:

(آیت 4) {لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ ....:} قسم اور جواب قسم میں مناسبت یہ ہے کہ سرزمین شام میں پیدا ہونے والے جلیل القدر پیغمبروں اور طور سینا اور شہر مکہ کی شہرت کا باعث بننے والے پیغمبروں کی زندگی اس بات کی شاہد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین بناوٹ میں پیدا کیا ہے۔

آیت نمبر 5

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝

ترجمہ:

پھر ہم نے اسے لوٹا کر نیچوں سے سب سے نیچا کر دیا۔

تفسیر:

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

(آیت 5) {ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ :} اس بہترین بناوٹ میں اس کی شکل وصورت کا حسن، اس کی عقل، اس کی فطرت پر پیدائش اور وہ سب کچھ شامل ہے جو کسی حیوان کو حاصل نہیں۔ پھر اگر وہ اس عقل اور فطرت کے تقاضوں پر عمل نہ کرے بلکہ انسانیت سے اتر کر حیوانیت میں جا گرے اور شہوت و غضب اور دوسری حیوانی صفات سے مغلوب ہو جائے، تو اس سے زیادہ نیچا اور ذلیل کوئی نہیں، کیونکہ پھر وہ اس حد تک گر جاتا ہے کہ کوئی حیوان بھی نہیں گرتا، حتیٰ کہ وہ اپنے مالک و خالق کو بھی بھول جاتا ہے، اس کے ساتھ شریک بنانے لگتا ہے اور زمین میں ایسا فساد برپا کرتا ہے جو کوئی حیوان بھی نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ اس کا نتیجہ آگ ہے اور اس میں گرنے والوں سے نیچا اور ذلیل کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ انھی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «اُولٰٓىِٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ» [الأعراف: ۱۷۹] "یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی گئے گزرے ہیں۔"

آیت نمبر 6

اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝

ترجمہ:

مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے تو ان کے لیے ختم نہ ہونے والا اجر ہے۔

تفسیر:

(آیت 6) {اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ….:} اور اگر یہ احسن تقویم کے مطابق ایمان لا کر عمل صالح کرے تو اس کو ایسا اجر ملے گا جو کبھی منقطع نہیں ہوگا۔

آیت نمبر 7

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

ترجمہ:

پس اس کے بعد کون سی چیز تجھے جزا کے بارے میں جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے؟

تفسیر:

(آیت 7) {فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ:} اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین ساخت میں پیدا کیا، پھر بعض نے تو اس ساخت کے تقاضوں کے مطابق ایمان اور عمل صالح اختیار کیا اور بعض نافرمانی کی وجہ سے ''اسفل السافلین'' ٹھہرے۔ان دونوں کے عمل کا لازمی نتیجہ ہے کہ ایک دن ایسا ہو جس میں ہر ایک کو نیکی اور بدی کی جزا و سزا دی جائے۔اتنی واضح دلیل کے بعد اے انسان! تجھے کون سی چیز آمادہ کر رہی ہے کہ تو جزا کو جھٹلا دے؟اس کا دوسرا ترجمہ یہ ہے: ''اے نبی! اس کے بعد کون ہے جو تجھے جزا کے بارے میں جھٹلائے؟''

آیت نمبر 8

اَلَیۡسَ اللّٰہُ بِاَحۡکَمِ الۡحٰکِمِیۡنَ ﴿۸﴾

ترجمہ:

کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟ع

تفسیر:

(آیت 8) {اَلَیْسَ اللّٰہُ بِاَحْکَمِ الْحٰکِمِیْنَ:} کوئی معمولی سا انصاف کرنے والا ہو وہ بھی اپنے اختیار میں جزا و سزا کا اہتمام کیے بغیر نہیں رہے گا، تو اللہ جو سب حاکموں سے بڑا حاکم ہے، وہ اس کا اہتمام کیوں نہیں کرے گا؟

ترمذی وغیرہ میں ابوہریرہؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی سورت {''وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ''} پڑھے اور {''اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ''} پر پہنچے تو کہے: [بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ] [ترمذي، تفسير القرآن، باب و من سورة والتين: ٣٣٤٧] ''کیوں نہیں! اور میں اس پر شہادت دینے والوں میں سے ہوں۔'' مگر یہ روایت صحیح نہیں، کیونکہ ترمذی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ابوہریرہؓ سے ایک اعرابی نے یہ روایت بیان کی ہے جس کا نام ہی معلوم نہیں۔

◈◈◈

تلاوت کے بعد نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پڑھیں گی اُس کے بعد تقریب کا آغاز ہوا سب سے پہلے قرآن کا تعارف کرایا گیا قرآن کسی تعارف کا محتاج نہیں قرآن کریم ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔ اس کلام کا آغاز ہی الحمدللہ رب العالمین سے کیا گیا ہے۔

سورۃ نمبر 1 الفاتحۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

ترجمہ:

سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے۔

تفسیر:

(آیت 2) ❶ {اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ:} حمد کا معنی کسی خوبی کی وجہ سے تعریف ہے۔ اس پر الف لام استغراق کا ہے جس سے مراد حمد کے تمام افراد ہیں، یعنی جو تعریف بھی ہے اللہ ہی کی ہے، نہ کسی دوسرے خود ساختہ معبود کی نہ کسی مخلوق کی، کیونکہ مخلوق میں اگر تعریف کے لائق کوئی خوبی ہے تو وہ اسی کی پیدا کردہ ہے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

2 لفظ ''اللہ'' چونکہ ذاتی نام ہے، اس لیے اس میں اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات آجاتے ہیں، وہ ننانوے اسماء وصفات بھی جن کا ذکر حدیث میں ہے اور وہ بھی جو ان کے علاوہ ہیں، خواہ وہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھائے ہیں یا ان کا علم صرف اپنے پاس رکھا ہے۔ جس طرح محمد ﷺ سے مراد وہ ذات گرامی ہے جو نبی بھی ہے رسول بھی، شاہد، مبشر اور نذیر بھی، داعی الی اللہ اور سراج منیر بھی، ماحی اور عاقب بھی، خاتم النّبیین اور سید ولد آدم بھی، غرض اسم محمد ﷺ (ذاتی نام) میں آپ کے تمام نام اور تمام صفات آجاتی ہیں، اسی طرح لفظ ''اللہ'' علم (ذاتی نام) ہونے کی وجہ سے تمام اسماء و صفات کا جامع ہے، اس لیے اہل علم فرماتے ہیں کہ {''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ''} دعویٰ بھی ہے اور دلیل بھی، یعنی سب تعریف اللہ کے لیے ہے، کیونکہ وہ تمام صفات کمال کا جامع ہے اور ہر صفت پر اس کی حمد لازم ہے۔

3 {''اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ''} میں کئی عموم ہیں اور ایک خصوص ہے۔ {''اَلۡحَمۡدُ''} میں الف لام استغراق کا ہونے کی وجہ سے کئی قسم کا عموم ہے اور {''لِلّٰہِ''} میں ایک خصوص ہے، وہ یہ کہ اس میں لام اختصاص کا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حمد اللہ تعالیٰ کے لیے خاص ہے۔ حمد کے عموم میں فاعل کا بھی عموم ہے کہ ہر حمد کرنے والا در حقیقت اللہ ہی کی تعریف کرتا ہے، خواہ وہ خود رب العالمین ہو یا انسان یا جن یا فرشتہ یا کوئی بھی مخلوق ہو۔ ایک مقام پر فرمایا: «وَاِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ» [بنی اسرائیل: ۴۴] ''جو بھی شے ہے اس کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتی ہے۔'' اسی طرح حمد کے عموم میں مکان (جگہ) کا بھی عموم ہے، یعنی وہ کسی بھی جگہ میں ہو، زمین میں ہو یا آسمان میں، یا ان کے درمیان ہو یا عرش پر، فرمایا: «وَلَہُ الۡحَمۡدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ» [الروم: ۱۸] یعنی آسمانوں اور زمین میں اسی کی حمد ہے۔ اسی طرح زمان کا بھی عموم ہے، یعنی وہ حمد دن میں ہو یا رات میں، ماضی میں ہو یا حال میں یا مستقبل میں، دنیا میں ہو یا آخرت میں، سب کی سب اللہ کے لیے خاص ہے، فرمایا: «وَھُوَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الۡحَمۡدُ فِی الۡاُوۡلٰی وَ الۡاٰخِرَۃِ» [القصص: ۷۰] ''اور وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کے لیے دنیا اور آخرت

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

میں سب تعریف ہے۔" اس طرح {"اَلْحَمْدُ"} میں خود حمد کا بھی عموم ہے، یعنی وہ حمد کسی بھی لفظ کے ساتھ ہو یا کسی بھی زبان میں، بلند آواز سے ہو یا آہستہ، دل سے ہو یا زبان سے یا دوسرے اعضاء کے ساتھ، غرض تعریف کوئی بھی ہو صرف اکیلے اللہ کے لیے خاص ہے، کسی دوسرے میں کوئی خوبی یا قابل تعریف بات ہے تو وہ اس کی اپنی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی عطا کردہ ہے، اس لیے اس کی وجہ سے اس کی تعریف بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔

4 بعض اہل علم نے قرآن مجید کے چار حصے کیے ہیں، ہر حصہ {"اَلْحَمْدُ"} سے شروع ہوتا ہے۔ پہلا حصہ «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ» "سورۂ فاتحہ" سے شروع ہوتا ہے، دوسرا «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ» سورۂ انعام سے، تیسرا «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ» سورۂ کہف سے اور چوتھا «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ» سورۂ سبا سے۔

5 {"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ"} ایسا مبارک کلمہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کا آغاز اس سے ہوتا ہے، نبی ﷺ ہر خطبہ کی ابتدا اس سے کرتے تھے۔ (مسلم: ۴۵، ۸۶۸) کھانا کھانے کے بعد اور چھینک آنے پر اللہ کی حمد کرتے تھے۔ (بخاری: ۵۴۵۸، ۶۲۲۴) سوتے وقت بستر پر آکر یہ دعا پڑھتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِيَ] "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور ہمیں پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں ٹھکانا دیا، کیونکہ کتنے ہی لوگ ہیں جنھیں نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانا دینے والا۔" [مسلم، الذکر والدعاء، باب الدعاء عند النوم: ۲۷۱۵، عن أنسؓ] صبح اٹھتے وقت یہ دعا پڑھتے: [اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ] "سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔" [بخاری، الدعوات، باب وضع الید تحت الخد الیمنٰی: ۶۳۱۴، عن حذیفہؓ]

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔
kohnovelsurdu.com

قیامت کے دن لوگ قبروں سے اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے نکلیں گے، فرمایا: «يَوْمَ يَدْعُوكُمْ فَتَسْتَجِيبُونَ بِحَمْدِهِ» [بنی إسرائیل: ۵۲] ''جس دن وہ تمھیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے چلے آؤ گے۔'' اور جنت میں داخل ہونے کے بعد اللہ کی حمد کریں گے، فرمایا: «وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ» [الأعراف: ۴۳] ''اور وہ کہیں گے سب تعریف اللہ کی ہے جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور ہم کبھی نہ تھے کہ ہدایت پاتے اگر یہ نہ ہوتا کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی۔'' اور جنت میں ان کی گفتگو کا اختتام بھی اسی پر ہوا کرے گا، فرمایا: «دَعْوَاهُمْ فِيهَا سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيهَا سَلَامٌ وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ» [یونس: ۱۰] ''ان کی دعا ان (جنتوں) میں یہ ہوگی ''پاک ہے تو اے اللہ!'' اور ان کی آپس کی دعا ان میں سلام ہوگی اور ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہوگا کہ سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان خوش نصیبوں میں شامل فرمائے۔ (آمین)

6 کلمہ {''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ''} ایک عظیم الشان حقیقت کا اظہار بھی ہے، کلمۂ شکر بھی اور بہترین مکمل دعا بھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''پاکیزگی نصف ایمان ہے اور ''الحمد للہ'' میزان کو بھر دیتا ہے۔'' [مسلم، الطہارۃ، باب فضل الوضوء: ۲۲۳، عن أبي مالک الأشعری رضی اللہ عنہ] تفصیل اس کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر عبادت کا اصل مقصود اسے پکارنا اور اس سے مانگنا ہے، جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ] ''پکارنا ہی عبادت ہے۔'' [ترمذی، الدعوات، باب منہ....: ۳۳۷۲، وصححہ الألبانی] انسان کی ہر عبادت: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، غرض زندگی کا ہر لمحہ اس کے حکم کے مطابق غلام بن کر گزارنا اس سے مانگنے ہی کی مختلف صورتیں ہیں۔ ان میں سے بہترین صورت اس کی تعریف کرنا اور اس کا شکر ادا کرنا ہے، اس پر وہ مزید نعمتوں سے نوازتا ہے، فرمایا: «لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ» [إبراہیم: ۷] ''بے شک اگر تم شکر کرو گے تو میں ضرور ہی تمھیں زیادہ دوں گا۔'' اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ] ''سب سے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

بہتر ذکر لا الہ الا اللہ ہے اور سب سے بہتر دعا الحمد للہ ہے۔" [ترمذی، الدعوات، باب ما جاء أن دعوۃ المسلم مستجابۃ: ۳۳۸۳، عن جابرؓ۔ السلسلۃ الصحیحۃ: ۱۴۹۷] ایک عرب شاعر نے اپنے ممدوح کے متعلق کہا ہے :

{ اِذَا اَثْنٰی عَلَیْکَ الْمَرْءُ یَوْمًا

کَفَاہُ مِنْ تَعَرُّضِہِ الثَّنَاءُ }

" جب کوئی شخص کسی دن تمھاری تعریف کرتا ہے تو اسے اس کے سوال کرنے سے تعریف ہی کافی ہو جاتی ہے۔ "

جب ایک سخی شخص جو مخلوق ہے، صرف تعریف سن کر نواز دیتا ہے، صاف لفظوں میں سوال کا انتظار نہیں کرتا تو رب العالمین جو جواد بھی ہے، ماجد بھی، اپنی حمد پر کیوں نہیں نوازے گا۔ خصوصاً جب اس سے بڑھ کر اپنی تعریف سن کر خوش ہونے والا کوئی نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "ایسا کوئی نہیں جسے اللہ سے زیادہ (اپنی) تعریف پسند ہو، اس لیے اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔" [بخاری، التفسیر، باب قول اللہ عزوجل: «قل إنما حرم ربي الفواحش...»: ۴۶۳۷، عن ابن مسعودؓ]

7 {رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ: "رَبِّ"} کا معنی ہے سردار جس کی اطاعت ہوتی ہو اور مالک اور پرورش کرنے والا۔ یہ {"رَبَّ یَرُبُّ (ن)"} (پرورش کرنا) میں سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے، یا مصدر ہے جو مبالغہ کے لیے اسم فاعل کی جگہ استعمال ہوا ہے، جیسے {"زَیْدٌ عَدْلٌ" "زَیْدٌ عَادِلٌ"} کی جگہ استعمال ہوتا ہے، یعنی زید اتنا عادل ہے کہ اس کا وجود ہی عدل ہے۔ اللہ تعالیٰ میں یہ تینوں صفات بدرجۂ اتم موجود ہیں، اس سے بڑا سید کوئی نہیں، وہی سب کا مالک ہے اور ہر ایک کو پیدائش سے کمال تک پہنچانے والا اور اس کی ہر ضرورت پوری کرنے والا بھی وہی ہے، گویا وہ ذات پاک سراپا پرورش ہے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

8 {" لِّلْعٰلَمِيْنَ "،" اَلْعَالَمُ "} کی جمع ہے، جہان۔ {" اَلْعَالَمُ "} جمع ہے جس کا واحد نہیں، جیسے {" قَوْمٌ، رَهْطٌ، نَاسٌ "} وغیرہ۔ معنی اس کا ہے: {" مَا يُعْلَمُ بِهِ الشَّيْءُ "} جس کے ذریعے سے کسی چیز کا علم حاصل ہو، جیسا کہ {" خَاتَمٌ "} کا معنی ہے: {" مَا يُخْتَمُ بِهِ "} جس کے ساتھ مہر لگائی جائے۔ عرب یہ وزن آلہ کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ جہان کو عالم اس لیے کہتے ہیں کہ کوئی بھی مخلوق ہو اس کے ذریعے سے خالق کا علم حاصل ہوتا ہے کہ اسے پیدا کرنے والا موجود ہے۔ {" الْعٰلَمِيْنَ "} کو جمع اس لیے ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق ایک الگ جہان ہے، مثلاً عالم انس، عالم جن، عالم نبات، عالم جماد، عالم ارض اور عالم سماء وغیرہ۔ پھر ان میں سے ہر ایک کے کئی عالم ہیں، مثلاً انسانوں میں ہر جنس، ہر زبان اور ہر علاقے والوں کا الگ جہان ہے۔ غرض اتنے بے حساب جہاں ہیں جنھیں رب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا، فرمایا: «وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ» [المدثر: ۳۱] "اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔" ایک چیونٹی ہی کی ہزاروں قسمیں ہیں، پرندوں کے بے شمار جہان ہیں، سمندر کی مخلوقات کا شمار ہی نہیں، بے شمار کہکشائیں اور ان کے سیارے جن کے مقابلے میں سورج چاند وغیرہ ایک انگوٹھی کی طرح ہیں، ہر ایک الگ جہان ہے۔ ان میں سے ہر ایک اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کے وحدہ لا شریک لہ ہونے کے علم کا ذریعہ ہے۔ رب العالمین ان میں سے ہر ایک کو پیدا کرنے والا، پھر ہر لمحہ اس کی ہر ضرورت پوری کرنے والا اور اسے کمال تک پہنچانے والا ہے۔ غرض سب تعریف اللہ کے لیے ہے، کیونکہ وہ {" رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ "} ہے۔

9 {" اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ "} کے بعد اللہ تعالیٰ کی چار صفات بیان ہوئی ہیں، پہلی صفت {" رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ "} میں قرآن کے بنیادی مضامین میں سے توحید کے علاوہ وعدہ اور وعید دونوں موجود ہیں کہ پرورش کرنے والا خوش ہو کر نوازتا ہے تو ناراض ہو کر محروم بھی کر دیا کرتا ہے۔

اس کتاب میں کسی قسم کے کوئی شک و شوبہ نہیں ہے۔ خود اللہ سبحان و تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

سورۃ نمبر 2 البقرۃ

آیت نمبر 2

اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ ۚ فِیۡہِ ۚ ہُدًی لِّلۡمُتَّقِیۡنَ ۙ﴿۲﴾

ترجمہ:

یہ کتاب، اس میں کوئی شک نہیں، بچنے والوں کے لیے سراسر ہدایت ہے۔

تفسیر:

(آیت 2) ❶ {لَا رَيۡبَ فِيۡهِ:} یعنی یہ وہ کتاب ہے جس میں شک والی کوئی بات ہی نہیں، اس کی ہر بات یقینی ہے، انسان کا علم چونکہ ناقص ہے، اس لیے اس کی ہر بات یقینی نہیں ہو سکتی۔ علاوہ ازیں اس کتاب کے اللہ کی طرف سے نازل ہونے میں بھی کوئی شک نہیں، فرمایا: [تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ] [السجدۃ: ۲] ''اس کتاب کا نازل کرنا جس میں کوئی شک نہیں جہانوں کے رب کی طرف سے ہے۔'' اگر کسی کو اس کے اللہ کی طرف سے نازل ہونے میں شک ہو تو اس کا علاج اسی سورۂ بقرہ کی آیت (۲۳) میں بیان فرمایا گیا ہے۔

❷ {هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ:} ہدایت کا ایک معنی راستہ دکھانا ہے، اس لحاظ سے تو قرآن تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔ «هُدًى لِّلنَّاسِ» [آل عمران: ۴] ''(یہ) تمام لوگوں کے لیے ہدایت ہے۔'' دوسرا معنی منزل تک پہنچا دینا ہے۔ (دیکھیے القصص: ۵۶) اس لحاظ سے یہ صرف متقین کے لیے ہدایت ہے، کیونکہ منزل پر وہی پہنچتا ہے جو رہبر کے کہنے پر چلتا ہے، شفا اسی مریض کو ہوتی ہے جو نقصان دہ چیزوں

سے پرہیز کرتا ہے۔ متقی کا لفظ {''وِقَایَۃٌ''} سے مشتق ہے، جس کا معنی بچاؤ اور حفاظت ہے۔ شرع میں متقی وہ ہے جو ہر ایسی چیز سے اپنے آپ کو باز رکھے جس کے کرنے یا چھوڑنے سے خطرہ ہو کہ وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہو سکتا ہے۔ (کشاف) متقین کی کچھ صفات آئندہ آیات میں آ رہی ہیں۔ مزید دیکھیے اسی سورت کی آیت (١٧٧)۔

◈◈◈

🌾🌾🌺🌺 قرآن کریم اور سائنس، 🌺🌺

قرآن کریم اگر پہاڑوں پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیتے۔ خدا کی پہچان خدا کی نشانیوں سے ہوتی ہے اور یہ کتاب نشانیوں سے بھرپور ہے اللہ سبحان و تعالیٰ خود فرماتے ہیں اس کتاب پر غور و فکر کرو بے شک غور و فکر کرنے والوں کے لیے اس میں۔ نشانیاں ہیں۔ اللہ سبحان و تعالیٰ فرماتے ہیں ہم دیکھائیں گے نشانیاں کھلے آسمان کے نیچے اور تمہارے اپنے اندر حتی کہ تم کہے اٹھو گے یہی حق ہے۔

☐ لوہا زمین پر مختلف شکلل میں پایا جاتا ہے۔ یہ زمین کا اپنا نہیں بلکے آسمان سے یہ کسی اور پلینٹ سے زمین پر ایا۔ سائنس کی تحقیق کے مطابق ہزاروں سال پہلے کچھ ستارے اپس میں ٹکرائے اور پھٹے اس کے نتیجے میں لوہا زمین پر ایا۔ اس کے بارے میں بہت نظریات ہیں۔

قرآن مجید اس بارے میں چودہ سو سال پہلے ہی بتا دیا گیا۔۔

القرآن۔ سورۃ نمبر 57 الحدید

آیت نمبر 25

ترجمہ:

بلاشبہ یقیناہم نے اپنے رسولوں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجااوران کے ساتھ کتاب اور ترازو کو نازل کیا،تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں،اور ہم نے لوہااتارا جس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے اور لوگوں کے لیے بہت سے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ جان لے کہ کون دیکھے بغیراس کی اوراس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔یقیناًاللہ بڑی قوت والا،سب پر غالب ہے۔

2 آج سے چودہ سو سال پہلے جب ٹیلی گراف کی ایجاد نہیں ہوئی تھی۔اس وقت اللہ سبحان و تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا۔اور آسمان کو ہم نے اپنی قدرت سے بنایااور بے شک ہم اسے پھیلاتے جا رہے ہیں۔

اس کی تصدیق بیسویں صدی کے سائنسدان STEPHEN HAKWINGنے اپنی کتاب A

Brif History of timeمیں کی ہے۔۔۔

ابن عربی نے بھی اپنی تحریروں میں لکھاہے اللہ سبحان و تعالیٰ کی تحقیق کا یہ عمل مسلسل جاری ہے اور یہ کائنات پھیلتی ہی جارہی ہے۔۔

3 جو پانی ہم استعمال کرتے ہیں وہ بھی اس زمین کی پیداوار نہیں بالکے ہزاروں سال پہلے اس زمین پر اتاراگیا۔سائنس نے Geo chemical study کے ذریعے آج اس دور میں دریافت کیا ۔قران میں اس بات کا تزکرہ آج سے چودہ سو سال پہلے بتادیا تھا۔

4 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ابو جہل کے متعلق ایک آیت نازل ہوئی

آیت نمبر 15

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ لَنَسْفَعًۢا بِالنَّاصِيَةِ ۙ ﴿۱۵﴾

ترجمہ:

ہر گز نہیں، یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ہم ضرور اسے پیشانی کے بالوں کے ساتھ گھسیٹیں گے۔

یہ آیت اس لیے نازل ہوئی کیوں کے ابو جہل بہت جھوٹ بولا کرتا تھا۔اس آیت میں دماغ کے سامنے والے حصے کو جھوٹا کہا گیا تھا آج ہمیں سائنس بتاتی ہے دماغ کا کا سامنے والا حصہ ہی سچ اور جھوٹ کا ذمہدار ہوتا ہے قرآن کریم نے ان سے چودہ سو سال پہلے بتا دیا تھا۔

5۔ قران مجید میں mathamatic calculation کے بھی اشارے موجود ہیں۔یعنی قرآن مجید میں لفظ البحر 32 مرتبہ آیا ہے۔اور لفظ البر یعنی زمین 13 مرتبہ آیا ہے۔ریاضی کے اصول کے مطابق دونوں عددوں کو جمع کریں 13+32=45 آتا ہے۔یعنی سمندر کا تناسب 71 فیصد اور زمین کا 28 فیصد بنتا ہے اور آج کی جدید سائنس ہمیں یہ بتاتی ہے اس دنیا میں زمین اور سمندر کا تناسب بھی یہی ہے۔

◈◈◈

حال۔۔۔

"ہم حقیقت کو نظر انداز کر سکتے ہیں، لیکن حقیقت کو نظر انداز کرنے کے نتائج کو نظر انداز نہیں کر سکتے "

▬ عین رینڈ

گل ریز اور اس کے دوستوں نے مل کر ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام دارالسکون اس کے لیے جگہ اس کے کولیگ نے دی یہ پانچ چھ کمروں پر مشتمل چھوٹا سا گھر تھا جسے دارالسکون کا نام دے کر ایک ادارہ قائم کیا گیا تھا۔اس میں صرف وہ بچے آ سکتے تھے جو دس سال سے چھوٹے ہو جو بے سہارا ہوں ایک دو مہینے تک اس میں کوئی نہیں آیا اس کے بعد ایک دن انھیں ایک گرے آنکھوں والا بچہ کچڑے کے پاس زخمی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

حالت میں ملا شاہد بھاگتے ہوئے گرا اور اس کا سر پتھر پر لگ گیا دیکھنے میں ایک خوبصورت سات سال کا گرے آنکھیں براؤن بال ماتھے پر پڑے ہوئے صاف رنگت چہرے پر بچوں والی مسکراہٹ۔ سر سے ہلکا ہلکا خون رس رہا تھا اس بچے کو ہسپتال لے جایا گیا۔ ہسپتال میں پٹی کی گئ واپس ہسپتال کے دروازے پر انھوں نے بچے سے پوچھا کدھر رہتے ہو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔ بچے نے معصومیت سے کہا میرا کوئی گھر نہیں۔ احمد نے نرمی سے اس کے چہرے سے بال ہٹائے اور اس سے نام پوچھا بچے نے نرمی سے کہا جیکب۔ حمیر نے کہا کوئی بات نہیں جیکب ہمارے ساتھ رہے لینا بچہ ساتھ آگیا اسے دارالسکون لے گئے ادھر کام کے لیے ایک کام والی بی اماں رکھی ہوئی تھی وہ خود بھی ادھر ہی رہتے تھے۔ گرے آنکھوں والا معصوم جیکب آرام سے ایک جگہ پر بیٹھ گیا گل ریز نے بی اماں کو اس کا خیال رکھنے کا بولا۔ اب وہ ادھر ہی رہتا دن رات خاموشی کچھ کھانے کو دو وہ کھا لیتا سب اسے وقتاً فوقتاً اس سے گفتگو کرتے رہتے وہ ہاں ناں میں جواب دے کر خاموش ہو جاتا۔ اب ادھر دو اور چھوٹے بچے بھی آگے ایک کا نام سموئیل اور کارپ تھا وہ بچے بھی ہر وقت ڈرے سہمے سب سے الگ رہتے ایک دن احمد اپنے ساتھ دو بچیاں لایا ایک کے دائیں ہاتھ پر ایک چھوٹا سا نشان تھا اسی طرح کا نشان گل ریز کی ماں کے ہاتھ پر تھا۔ سارے بچوں کو باقاعدہ وقت پر ہر چیز ملتی جتنا خرچ ہوتا وہ تینوں بانٹ لیتے تھے ایک دن عمیر سب بچوں کو بٹھا کر کہانی سنا رہا تھا۔ کہانی کے بعد ایک حدیث بھی سناتا۔۔۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ بنی اسرائیل میں دو دوست تھے۔ ان میں ایک گناہ کیا کرتا تھا اور دوسرا خوب عبادت کیا کرتا تھا۔ عابد جب بھی گناہ گار کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تو اس سے کہتا گناہ سے رک جا۔ ایک دن اسے گناہ کرتے ہوئے دیکھا تو پھر کہا باز آجا۔ گنہگار نے کہا مجھے میرے رب پر چھوڑ دے میں جانو میرا رب جانے کیا تجھ کو مجھ پر نگران بنا کر بھیجا گیا ہے۔ عابد نے غصے میں آکر کہا اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ تیری مغفرت نہیں کریں گے۔ پھر دونوں کا انتقال ہو گیا اور عالم ارواح میں دونوں اللہ تعالیٰ کے سامنے

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

جمع ہو گئے۔ عابد سے اللہ تعالیٰ نے پوچھا کیا تم میرے بارے میں جانتے تھے کہ میں معاف نہیں کروں گا یا جو معاف کرنا ہے جو میرے قبضے میں ہے کیا تمہیں اس پر قدرت حاصل تھی۔ کہ تم مجھے معاف کرنے سے روک دو کہ جو دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت نہیں کریں گے۔ اور گنہگار سے ارشاد فرمایا۔ کہ میری رحمت سے جنت میں چلا جا اس لیے کہ وہ رحمت کا امیدوار تھا۔ اور عابد کے بارے میں فرشتوں سے فرمایا اسے دوزخ میں لے جاؤ۔

(ابو داؤد)

اسی طرح بچے تھوڑی دیر پیرنٹس اور ایک بھائی بابا مجھ سے بہت محبت کرتے تھے ماما بھی مجھ سے پیار کرتی تھی ہم لوگ گھومنے پھرنے بھی جایا کرتے تھے ایک دن میں اور بابا پارک گئے ہوئے تھے واپس آئیں دروازہ کھولا تھا بابا نے اندر دیکھا انھیں کچھ لوگ نظر آئے انھوں نے منہ ڈھانپہ ہوا تھا بابا سمجھ گئے چور ہیں انھوں نے مجھے بولا اندر نا آنا جب تک میں نا بلاؤں وہ چلے گئے میں ادھر پھیچے کھڑکی کے پاس چلا گیا اندر دیکھنے کی کوشش کرنے لگا ایک منہ ڈھانپے شخص نے بابا کے اوپر بندوق رکھی ہوئی تھی اور ماما کو بول رہے تھے سب کچھ لے آؤں ماما نہیں گئی انھوں نے بابا کو مار دیا اور بے بی کو اور ماما کو کچن میں گھیسٹ کر لے گئے اور ایک دوسرے شخص بابا کو بھی گھیسٹ کر اسی طرف لے گیا اور بند کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد سارا سامان لے کر واپس آئے اور پھر ہر طرف آگ ہی آگ تھی پھر پروسی پولیس سب آ گئے سب کہہ رہے تھے حادثہ ہوا آگ لگ گئی۔ مجھے میرے پروس والوں نے ایک انکل کو دے دیا وہ مجھے بہت مارتے رات کو بو کھار کھتے مجھے ایک مہینے کے بعد گھر سے نکال دیا پھر میں پورا دن گھومتا رات کو جہاں جگہ ملتی سو جاتا۔

احمد نے اسے گلے سے لگا یا چپ کروایا سمجھایا اب وہ ادھر محفوظ ہے گل ریز نے اسے سمجھایا کہ وہ مضبوط بنے ابو دجانہ کی طرح جیکب معصومیت سے پوچھنے لگا وہ کون تھے ابو دجانہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

واصحابہ وسلم کے صحابی تھے غزوہ احد میں حضور صلی اللہ وسلم کی تلوار کا حق ادا کیا۔ غزوہ احد میں ان کی بہادری کے کارنامے اسلامی تاریخ میں بہت اہم ہیں۔ انھوں نے بدر احد کے علاوہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام جنگوں میں شرکت فرمائی۔

احد کے دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس تلوار کا حق کون ادا کرے گا۔۔۔

لوگ آگے بڑھے آپ نے لوگوں کو نہیں دی۔ اتنے میں ابودجانہ کھڑے ہوئے اور پوچھا اس تلوار کا کیا حق ہے؟؟؟؟؟؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔

اس سے دشمن کو اتنا مارو کے یہ ٹیڑھی ہو جائے اور دشمن دم دبا کر بھاگ جائیں۔

چنانچہ ابودجانہ نے آگے بڑھ کر تلوار لے لی اور سر پر لال پٹی باندھ لی کہتے ہیں جب وہ لال پٹی سر پر باندھ دیتے تھے تو انصاری کہتے تھے دجانہ نے موت کی پٹی باندھ لی ہے جب اکڑتے ہوئے دشمنوں کی صف میں گھستے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔۔۔

ایسی چال ہے جو اللہ سبحان وتعالیٰ کو ناپسند ہے لیکن اس مقام پر نہیں۔

غزوہ احد میں ایک مقام وہ آیا جب عقب سے خالد بن ولید جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے انھوں نے اور کفار نے اچانک حملہ کر دیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے حملے کی شدت سے صحابہ کرام کا مجمع تھوڑا منتشر ہو گیا۔ اس وقت دو صحابی حضور صلی اللہ وسلم کے ساتھ رہ کر حملوں کا منہ توڑ جواب دے رہے تھے۔

ان میں ایک۔ مصعب بن عمیر اور دوسرے ابودجانہ تھے۔

رسولِ خدا کے بعد کئی قبائل اسلام میں مترد ہو گئے اور مسلمہ کذاب ان کا لیڈر بن گیا چنانچہ ان مرتدین نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا حضرت ابو بکر صدیق نے ان کے حلاف اعلان جہاد کیا مرتدین کی سرکوبی کے لیے جو لشکر روانہ ہوئے اس میں ابو دجانہ بھی شامل تھے۔ یمامہ کے مقام پر بنو حنیفہ کے مرتدین سے جنگ ہوئی اس میں ابو دجانہ نے وہی جوہر دکھائے جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دکھائے۔ یمامہ ایک بڑے باغ کے درمیان قلعہ تھا جس میں مرتدین جمع ہوئے وہ قلع بند کر کے لڑائی کر رہے تھے۔اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا رہے تھے۔ ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی شخص قلع کے اندر کود جائے اور دروازے کھول دے مجاہدین اندر داخل ہو جائیں۔

ابو دجانہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا!!!! کسی طرح مجھے اٹھا کر قلعے کے اندر اتار دو تاکہ میں دروازہ کھ سکوں۔ ساتھیوں نے تامل کیا کہ انھیں اکیلا دشمن کے نرغے میں نہ چھوڑا جائے۔

ابو دجانہ نے بڑے زور سے اپنے مطالبے کو دوہرایا۔اور ساتھیوں کو مجبور کیا کہ انھیں قلعے کے اندر اتار دیں۔ چنانچہ سپاہیوں نے انھیں اٹھا کر قلعے کے اندر ڈال دیا جب انھوں نے دیوار سے چھلانگ لگائی ان کی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ مگر ابو دجانہ نے ٹانگ کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اپنی تلوار اٹھائی اور اکیلے ہی ان سے مقابلہ شروع کر دیا۔ وہ لڑتے لڑتے دشمنوں کو دروازے کی طرف لے گئے اور اچانک دروازہ کھول دیا۔ ادھر مسلمان دروازہ کھلنے کے منتظر تھے وہ طوفان کی طرح اندر داخل ہوئے۔ ابو دجانہ اپنی ٹانگ کے درد کے ساتھ مسلسل لڑتے رہے۔ لڑائی کے دوران ٹانگ کثرت حرکت کی وجہ سے اور خراب ہو گئی درد میں شدید اضافہ ہو گیا۔ ادھر مرتدین ان کی تاک میں تھے بالا آخر بہادر مجاہد زمین پر گر پڑے۔ کثرت سے خون بہنے کی وجہ سے یمامہ جنگ میں شہید ہو گئے ابو دجانہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی تلوار کا حق ادا کیا۔

اب تم نہیں رونا دیکھا ابو دجانہ کتنے بہادر تھے جیکب معصومیت سے کہنے لگا مجھے بھی ابو دجانہ بنانا ہے ۔اپ کو پھر اسلام قبول کرنا ہو گا ہماری طرح نماز پڑھنی ہو گی منظور ہی جیکب نے منظور کر لیا۔گل ریز احمد اور عمیر ان اسے کلمہ پڑھایا اس کا نام جیکب سے سعد کر دیا۔

◈◈◈

6 سورج میں 92فیصد hydrogen اور2فیصد helium ہوتی ہے اگر preodic tableکو دیکھے hydrogen کا سمبل h ہے اور عربی میں ھا ہے۔قران پاک میں شمس کے نام سے مکمل سورت ہے شمس کی کل پندرہ آیات ہیں اور اس سورت کی ہر آیت لفظ ھا پر ختم ہوتی ہے۔اس سورت کو قرآن پاک میں 91 نمبر پر رکھا گیا ہے اور حیرانگی کی بات یہ ہے۔سائنس اس بات کو قبول کرتی ہے سورج اس universe کے بننے کے بعد 91 سال کے بعد بنا تھا۔اگر ہم سورج اور زمین کے درمیان کم فاصلہ بھی دیکھے 91۔4miles ہے۔زمین اور سورج کا average distances 15 کروڑ کلو میٹر ہے اور اس سورت کی ایات بھی پندرہ ہیں۔

7 سائنس ہمیں آج بتاتی ہے مرنے کے بعد ہڈیاں پتھر اور لوہے میں تبدیل ہو سکتی ہیں۔انسانی ہڈیوں کا پتھر یا لوہے کا ہونا سائینس ہمیں چودہ سو سال بتاتی ہے۔

بنی اسرائیل

ترجمہ

8 جب ایسٹورائڈ آسمان پر جاتے ہیں ان کا آکسیجن لیول کم ہو جاتا ہے اور ان کا سینہ سخت ہو جاتا ہے سانس لینے میں مشکل ہوتی یہ بھی سائنس نے آج بتایا جب کے قرآن مجید آج سے چودہ سو سال پہلے بتا چکا ہے۔

سورہ الانعام۔

پروگرام میں اختتام پر دعا کی گئی۔

◈◈◈

عائشہ اج لیٹ پہنچی تھی۔کلاس میں آئیں اسے ماہین کہیں نظر نہیں ایی اسے کال بھی کی موبائل فون بند جارہا تھا کہ اس کی کلاس فیلو سدرہ آگئ سدرہ سیمنار پر جارہی تھی ماہین بھی نہیں آئی عائشہ میرے ساتھ سیمنار لینے چلی جاؤادھر بور ہو جاؤ گی۔ نہی سدرہ آپ جاؤماہین آئی ہو گی ادھر ہی کہیں ہو گی وہ ایسا نہیں کرتی جب چھٹی کرنی ہوتی ہے تو مجھے بتا کر کرتی ہے۔ صیح ہے پھر میں چلتی ہو سدرہ کہے کر آگے چند قدم بڑھی ہی تھی کے عائشہ کو بھی مجبوراَ آنا پڑھا۔اج حال میں خلاف معمول زیادہ رش تھا سیمنار حال میں ہونا تھا بڑی مشکل سے انہیں جگہ ملی۔

آج کا موضوع تھا

☘ ✎ علم کے ارشادات قرآن کریم میں 🌸 🌺

آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔

سورۃ نمبر 103 العصر

آیت نمبر 1

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

وَالۡعَصۡرِۙ ۝

ترجمہ:

زمانے کی قسم!

تفسیر:

یہ سورت قرآن مجید کی مختصر ترین سورتوں میں سے ایک ہے، مگر نہایت جامع سورت ہے۔ابن قیم رحمہ اللہ ”مفتاح دار السعادۃ“ میں فرماتے ہیں کہ شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”اگر لوگ اس سورت میں غور وفکر کریں تو یہی ان کے لیے کافی ہے۔“

(آیت 1تا3)❶ {وَ الْعَصْرِ (1) اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ...:} قرآن مجید میں مذکور قسمیں عام طور پر اس دعویٰ کی دلیل ہوتی ہیں جو قسموں کے بعد مذکور ہوتا ہے۔اس سورت کا مفہوم سمجھنے کے لیے خسارے کا مفہوم ذہن میں لانا ضروری ہے۔خسارہ یا نفع کسی نہ کسی تجارت اور بیع میں ہوتا ہے جس میں آدمی اپنا رأس المال (سرمایہ) لگاتا ہے، اگر رأس المال فروخت ہو جائے اور رأس المال اور محنت سے بڑھ کر آمدنی ہو جائے تو یہ نفع ہے، ورنہ خسارہ۔اس سورت میں زمانے کی قسم کھا کر یہ حقیقت مدلل کی گئی ہے کہ چار صفات والے لوگوں کو چھوڑ کر ہر انسان ہی خسارے میں ہے، کیونکہ انسان کے پاس رأس المال صرف اور صرف زمانے کا کچھ حصہ یعنی اس کی عمر ہے، جیسا کہ فرمایا: «اَوَ لَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ» [فاطر: ۳۷] ”اور کیا ہم نے تمھیں اتنی عمر نہیں دی کہ اس میں جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا حاصل کر لیتا اور تمھارے پاس خاص ڈرانے والا بھی آیا۔“ اور یہ سرمایہ ایسا ہے جو بہت تیزی سے خود بخود ختم ہو رہا ہے، اگر ختم ہونے سے پہلے پہلے اس سے قیمتی چیز، یعنی وہ چاروں صفات حاصل کر لیں تو نفع ہے ورنہ خسارہ ہی خسارہ ہے۔جس طرح برف بیچنے والا اس کے پگھلنے سے پہلے پہلے اسے فروخت کر لے اور اس کی اچھی قیمت حاصل کر لے تو نفع ہے، ورنہ برف اس کا انتظار نہیں کرے گی بلکہ کچھ دیر کے بعد خود بخود تحلیل ہو جائے گی، پھر اس کے خسارے میں کیا شک ہے؟

❷ {اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ:} حقیقت یہ ہے کہ انسان کا خسارے سے بچنا بہت ہی مشکل ہے، کیونکہ خسارہ رأس المال ضائع کرنے کا نام ہے اور انسان کا رأس المال عمر ہے اور ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ آدمی اپنی

عمر ضائع نہ کر رہا ہو، کیونکہ آدمی پر جو گھڑی گزرتی ہے اگر اللہ کی نافرمانی میں گزری تو خسارے میں کوئی شک ہی نہیں، اگر مباح اور جائز کاموں میں گزری پھر بھی خسارہ ہے، کیونکہ اس گھڑی سے آدمی آخرت کے لیے کچھ حاصل نہ کر سکا اور اگر اطاعت اور نیکی میں گزری تو یہی نیکی اس سے بہتر طریقے پر یا اس سے بہتر کوئی اور نیکی بھی کر سکتا تھا، کیونکہ نیکی کے درجات کی کوئی انتہا نہیں اور اللہ کے جلال و قہر کے مراتب کی بھی کوئی انتہا نہیں۔ اب جس قدر کسی شخص کو ان درجات کا علم ہو گا، ان پر عمل کرے گا اور دوسروں کو ان کی تعلیم دے گا اور خود صبر اور دوسروں کو صبر کی تلقین کرے گا، تو اسی قدر خسارہ کم ہوتا جائے گا، ورنہ اعلیٰ درجے کو چھوڑ کر ادنیٰ درجے پر اکتفا تو ایک قسم کا خسارہ ہی ہے۔ خلاصہ یہ کہ انسان کسی نہ کسی قسم کے خسارے سے ضرور ہی دوچار رہتا ہے۔ (خلاصہ از رازی)

3 {اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ:} بعض لوگوں نے اس سورت سے ثابت کیا ہے کہ اعمال ایمان سے الگ ہیں، اس میں داخل نہیں ہیں، وہ نہ ہوں تب بھی ایمان کامل ہے، کیونکہ دونوں کو عطف کے ساتھ الگ الگ ذکر کیا گیا ہے۔ مگر یہ بات درست نہیں، بلکہ ایمان دل، زبان اور ارکان تینوں کے اعمال کا نام ہے۔ اگر عطف کی وجہ سے یہ دونوں الگ الگ ہیں تو پھر ماننا پڑے گا کہ حق کی وصیت عمل صالح میں شامل نہیں، بلکہ عمل صالح سے الگ کوئی چیز ہے۔ اسی طرح صبر کی وصیت حق کی وصیت اور عمل صالح دونوں سے الگ کوئی چیز ہے، جب کہ یہ تینوں باتیں ہی درست نہیں۔ حق یہ ہے کہ ایمان کے بعد عمل صالح کو الگ اس لیے ذکر کیا کہ ایمان کے اس جز کو کوئی شخص معمولی سمجھ کر اس سے بے اعتنائی نہ کر بیٹھے اور عمل صالح میں سے حق کی وصیت اور صبر کی وصیت کو الگ اس لیے ذکر فرمایا کہ کوئی شخص اپنی ذات کی حد تک عمل صالح کر کے یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ میں اب خسارے سے محفوظ ہوں۔ نہیں، بلکہ اسے یہ علم و عمل اور اس پر صبر دوسروں کو بھی سکھانا ہو گا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

kohnovelsurdu.com

4 {وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ:} خسارے سے بچنے کے لیے عمل سے خالی ایمان کافی نہیں اور نہ صرف خود عمل کر لینا کافی ہے، بلکہ ایک دوسرے کو حق بات کی تاکید کرنا بھی ضروری ہے۔ حق سے مراد وہ ہدایت ہے جو وحی کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئی، جس میں قرآن و حدیث دونوں شامل ہیں۔ پھر ان تینوں چیزوں یعنی حق پر ایمان لانے، اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے میں بے شمار مصائب و تکالیف پیش آسکتی ہیں، ان پر خود صبر کرنا ہوگا اور تمام مسلمانوں پر لازم ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کریں۔ یہاں {"تَوَاصَوْا"} (ایک دوسرے کو وصیت کریں) فرمایا ہے، {"اَوْصَوْا"} (وصیت کریں) نہیں فرمایا، جس کا مطلب یہ ہے کہ سب مسلمان ایک دوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کرتے ہیں۔ چند آدمیوں کے ادا کرنے سے یہ فرض ادا نہیں ہوتا۔

5 {وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ:} صبر کا معنی باندھنا اور روکنا ہے۔ یہ تین قسم کا ہے: (1) حق پر صبر اور اس کی مسلسل پابندی، مثلاً توحید، اتباع سنت اور نماز روزہ پر پابند رہنا۔ (2) برائی سے صبر، مثلاً شرک، زنا، قتلِ ناحق اور جھوٹ وغیرہ سے صبر۔ (3) مصیبت پر صبر اور ہر قسم کے جزع فزع سے پرہیز۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ ۝

ترجمہ:

کہ بے شک ہر انسان یقیناً گھاٹے میں ہے۔

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ ♥ ۝

ترجمہ:

سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انھوں نے نیک اعمال کیے اور ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

تلاوت کے بعد ایک شخص سٹیج پر آتا دیکھائی دیا مہمان خصوصی لگ نہیں رہا تھا لیکن تھا مہمان خصوصی ہی اور ساتھ ساتھ آج کی تقریب اسی شخص نے کروائی تھی یہ شخص یونیورسٹی سے نہیں بالکے کسی اور یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ تھا اور آج ادھر اسی نے سیمنار ارینج کروایا تھا اور موضوع بھی خود منتخب کیا تھا ۔ تھوڑی دیر بعد اسٹیج پر تشریف فرما ہوا۔اور باقاعدہ آغاز ہوا۔

1. القرآن- سورۃ نمبر 4 النساء

آیت نمبر 113

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ وَرَحۡمَتُهٗ لَهَمَّتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّضِلُّوۡكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡفُسَهُمۡ وَمَا يَضُرُّوۡنَكَ مِنۡ شَىۡءٍ ؕ وَاَنۡزَلَ اللّٰهُ عَلَيۡكَ الۡـكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا لَمۡ تَكُنۡ تَعۡلَمُ ؕ وَكَانَ فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكَ عَظِيۡمًا ۝

ترجمہ:

اور اگر تجھ پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو یقیناان کے ایک گروہ نے ارادہ کر لیا تھا کہ تجھے غلطی میں ڈال دیں، حالانکہ وہ اپنے سوا کسی کو غلطی میں نہیں ڈال رہے اور تجھے کچھ نقصان نہیں پہنچا رہے اور اللہ نے تجھ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور تجھے وہ کچھ سکھایا جو تو نہیں جانتا تھا اور اللہ کا فضل تجھ پر ہمیشہ سے بہت بڑا ہے۔

2. وقل رب زدنی علما۔(طہ)

ترجمہ اور آپ دعا کیجیے اے میرے رب میرا علم بڑھا دیجئے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

B ا

سورۃ نمبر 27 النمل

وَلَـقَدۡ اٰتَيۡنَا دَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ عِلۡمًا‌ ۚ وَقَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِىۡ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيۡرٍ مِّنۡ
عِبَادِهِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ۝

ترجمہ:

اور بلاشبہ یقیناہم نے دائود اور سلیمان کو ایک علم دیا اور ان دونوں نے کہا تمام تعریف اللہ کے لیے ہے، جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی۔

تفسیر:

(آیت 15) ❶ { وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا:} موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے قصے میں ان لوگوں کا نمونہ ملتا ہے جنھوں نے جانتے بوجھتے ہوئے محمد ﷺ کی رسالت کا انکار کیا، جیسے ابو لہب اور ابو جہل وغیرہ اور سلیمان علیہ السلام اور ملکہ سبا کے قصے میں ان لوگوں کا نمونہ ہے جو حق واضح ہونے پر ایمان لے آئے اور فرعون کے طرز عمل کے برعکس ان کی سلطنت ان کے لیے حق کے اعتراف میں رکاوٹ نہیں بنی۔ یہی حال رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے والوں کا تھا۔ یمن کا بادشاہ نجاشی ہو یا سردارانِ قریش میں سے ایمان لانے والے ہوں، یا مدینہ کے اوس و خزرج کے سردار۔

❷ {"عِلْمًا"} کی تنوین تنکیر کے لیے بھی ہو سکتی ہے، جس سے ایک قسم کا علم مراد ہو، یعنی ہم نے ان دونوں کو ایک علم عطا کیا جو دوسروں کو عطا نہیں کیا گیا۔ مراد پرندوں کی بولی کا علم ہے۔ ابن کثیر فرماتے ہیں: "ہمیں ان دو پیغمبروں کے سوا کسی کے متعلق معلوم نہیں کہ ان کو یہ علم دیا گیا ہو۔" اور یہ تنوین تعظیم کے لیے بھی ہو سکتی ہے، یعنی ہم نے ان دونوں کو عظیم الشان علم عطا کیا، جس میں نبوت و حکمت، قضا و سلطنت، پرندوں کی بولی اور سائنس کے علوم شامل تھے۔ جن کی بدولت ان کے زمانے

مزید اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

میں ان کی سلطنت برّی، بحری اور فضائی اعتبار سے اپنے دور کی سب سے طاقت ور حکومت تھی، بلکہ سلیمان علیہ السلام کو تو وہ حکومت عطا کی کہ قیامت تک آنے والی کوئی سلطنت بھی ان کی سلطنت جیسی نہیں ہو سکتی، کیونکہ انھوں نے دعا کی تھی: «{رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَهَبۡ لِیۡ مُلۡکًا لَّا یَنۡۢبَغِیۡ لِاَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِیۡ} »[ص:۳۵] ”اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی بادشاہی عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لائق نہ ہو۔“

3 {وَ قَالَا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ…:} یہ بھی اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ علم کا حصہ تھا کہ ان تمام نعمتوں پر مغرور ہونے کے بجائے انھیں اللہ تعالیٰ کا انعام سمجھا اور اس کا شکر ادا کیا۔

4 {الَّذِیۡ فَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیۡرٍ…:} ”جس نے ہمیں اپنے بہت سے مومن بندوں پر فضیلت دی“ سب پر فضیلت کا دعویٰ اس لیے نہیں کیا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس دعویٰ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عتاب ہوا تھا اور داؤد اور سلیمان علیہما السلام جو موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر چلتے تھے، یہ جانتے ہوئے تمام بندوں پر فضیلت کا دعویٰ نہیں کر سکتے تھے اور اس لیے کہ تمام اولاد آدم پر فضیلت تو صرف خاتم الانبیاء ﷺ ہی کو حاصل ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: [أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ][مسلم، الفضائل، باب تفضیل نبینا ﷺ علی جمیع الخلائق…: ۲۲۷۸] ”میں قیامت کے دن اولاد آدم کا سردار ہوں اور پہلا شخص ہوں جس سے قبر پھٹے گی اور پہلا سفارش کرنے والا ہوں اور پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول کی جائے گی۔“

41 ت

سورۃ نمبر 29 العنکبوت

آیت نمبر 43

وَتِلۡ ۚ كَ الۡ ۚ اَمۡ ۚ ثَالُ نَضۡ ۚ رِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا یَعۡ ۚ قِلُهَاۤ اِلَّا الۡ ۚ عٰلِمُوۡ ۚ نَ ۝

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

ترجمہ:

اور یہ مثالیں ہیں جو ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں اور انھیں صرف جاننے والے ہی سمجھتے ہیں۔

تفسیر:

(آیت 43) ❶ {وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ:} یہ کفار کے اس سوال کا جواب ہے کہ مکڑی، مچھر اور مکھی وغیرہ جیسی حقیر چیزوں کی مثال کی کیا ضرورت تھی؟ جیسا کہ فرمایا: «{وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَا ذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا} » [البقرۃ: ۲۶] ”اور رہے وہ جنھوں نے کفر کیا تو وہ کہتے ہیں اللہ نے اس کے ساتھ مثال دینے سے کیا ارادہ کیا؟“ جواب دیا کہ مثال کا مقصد بات کو سمجھانا ہوتا ہے، کیونکہ مثال سے بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جاتی ہے، مگر ان مثالوں کو صرف علم والے سمجھتے ہیں۔

❷ {وَمَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ: ”الْعٰلِمُوْنَ“} (جاننے والوں) سے مراد ایسے لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی کتاب اور زمین و آسمان میں پھیلی ہوئی بے شمار نشانیوں پر سوچ بچار کرتے ہیں، ایسے لوگ ہی راسخ فی العلم کہلانے کے حق دار ہیں۔

📖 القرآن - سورۃ نمبر 35 فاطر

آیت نمبر 28

وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالۡاَنۡعَامِ مُخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ اِنَّمَا يَخۡشَى اللّٰهَ مِنۡ عِبَادِهِ الۡعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ غَفُوۡرٌ ۞

ترجمہ:

مزید اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

اور کچھ لوگوں اور جانوروں اور چوپائوں میں سے بھی ہیں جن کے رنگ اسی طرح مختلف ہیں، اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف جاننے والے ہی ڈرتے ہیں، بے شک اللہ سب پر غالب، بے حد بخشنے والا ہے۔

6 ا

سورۃ نمبر 39 الزمر

آیت نمبر 9

اَمَّن ۡ ھوَقَانِتٌ اٰنَآءَالَّيۡلِ سَاجِدًاوَّقَآئِمًايَّحۡذَرُالۡاٰخِرَۃَوَيَرۡجُوۡارَحۡمَۃَرَبِّہٖ ؕ قُلۡ ھَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُاُولُوا الۡاَلۡبَابِ

ترجمہ:

(کیا یہ بہتر ہے) یا وہ شخص جو رات کی گھڑیوں میں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کرتے ہوئے عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید رکھتا ہے؟ کہہ دے کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟ نصیحت تو بس عقلوں والے ہی قبول کرتے ہیں۔ ع

تفسیر:

(آیت 9) 1 {اَمَّنۡ ھوَقَانِتٌ اٰنَآءَالَّيۡلِ ...: ''قَانِتٌ''} کا معنی عبادت کرنے والا بھی ہے، فرماں بردار بھی اور خشوع و عاجزی کرنے والا بھی۔ {''اَمَّنۡ''} (یا وہ شخص) کے لفظ سے ظاہر ہے کہ اس سے پہلے کچھ الفاظ محذوف ہیں، یعنی {''اَھٰذَا خَيۡرٌ''} (کیا یہ مصیبت میں اپنے رب کو پکارنے والا اور نعمت عطا ہونے پر اسے بھول جانے والا بہتر ہے) {''اَمَّنۡ ھوَقَانِتٌ''} یا وہ شخص جو صرف دن کے وقت ہی

نہیں بلکہ رات کی گھڑیوں میں بھی سجدے اور قیام کے ساتھ اللہ کی عبادت کرنے والا اور ہر حال میں اسی کا فرماں بردار ہے؟ جواب ظاہر ہے کہ یہ مومن (قانت) ہر لحاظ سے اس سے بہتر ہے۔

2 {یَحْذَرُ الْاٰخِرَۃَ وَیَرْجُوْا رَحْمَۃَ رَبِّہٖ:} ایمان اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس سے امید کے درمیان ہے۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک نوجوان کے پاس گئے جو موت (کے چل چلاؤ) میں تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: [کَیْفَ تَجِدُکَ؟ قَالَ وَاللّٰہِ! یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! إِنِّيْ أَرْجُو اللّٰہَ وَإِنِّيْ أَخَافُ ذُنُوْبِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبِ عَبْدٍ فِيْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاہُ اللّٰہُ مَا یَرْجُوْ وَآمَنَہُ مِمَّا یَخَافُ] [ترمذي، الجنائز، باب الرجاء باللہ والخوف بالذنب عند الموت: ۹۸۳] ”تو اپنے آپ کو کس حال میں پاتا ہے؟“ اس نے کہا: ”اللہ کی قسم! یا رسول اللہ! میں اللہ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔“ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اس جیسے مقام پر کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اس چیز سے اسے امن عطا کر دیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔“

3 {قُلْ ھَلْ یَسْتَوِي الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ ....} یہاں {”الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ“} (جاننے والے) ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو دن رات، خوش حالی و بد حالی میں ہر وقت ایک اللہ ہی کی عبادت کرنے والے اور اسی کے فرماں بردار ہیں اور {”وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ“} (نہ جاننے والے) ان لوگوں کو کہا گیا ہے جو تکلیف اور مصیبت میں تمام معبودوں سے واپس پلٹ کر ایک اللہ ہی کو پکارتے ہیں، مگر خوش حالی میں اسے بھول کر اللہ تعالیٰ کے لیے کئی شریک بنا لیتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ جاننے کے باوجود کہ تمام اختیارات کا مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے، نعمت عطا ہونے پر اسے بھلا دیتے ہیں اور اس کے شریک بنا لیتے ہیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے انھیں نہ جاننے والے قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے علم پر عمل نہیں کرتا وہ جاہل ({لَا یَعْلَمُ}) ہے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا» [فاطر

:۲۸] ”اللہ سے تو اس کے بندوں میں سے صرف علماء (جاننے والے) ہی ڈرتے ہیں۔“ اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرنے والے اللہ کے نزدیک علماء نہیں، خواہ ان کے پاس کتنی ڈگریاں اور کتنے عہدے ہوں اور خواہ انھوں نے کتنی کتابیں یا کتب خانے چاٹ رکھے ہوں۔

4 اس آیت سے علم اور اس پر عمل کرنے والے اہلِ علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: [لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَ آنَاءَ النَّهَارِ] [بخاري، التوحيد، باب قول النبي ﷺ: رجل آتاہ اللہ القرآن....: ۷۵۲۹] ”دو چیزوں کے سوا رشک کرنا درست نہیں، ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا تو وہ رات کی گھڑیوں میں اور دن کی گھڑیوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے، اور ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے کھلا مال عطا کیا ہے تو وہ رات کی گھڑیوں اور دن کی گھڑیوں میں اسے خرچ کرتا ہے۔“ امام بخاری رحمہ اللہ نے {”بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ“} میں علم کی فضیلت میں دو آیات نقل فرمائی ہیں، ایک سورۂ مجادلہ کی: «يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ» [المجادلۃ: ۱۱] ”اللہ ان لوگوں کو درجوں میں بلند کرے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جنھیں علم دیا گیا۔“ اور دوسری سورۂ طٰہٰ کی: «وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا» [طٰہٰ: ۱۱۴] ”اور کہہ اے میرے رب! مجھے علم میں زیادہ کر۔“ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا واقعہ بھی علم کی فضیلت کی دلیل ہے۔ (دیکھیے بخاری: ۷۴)

5 {اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ}: ”اَلْاَلْبَابِ“ ”لُبٌّ“ کی جمع ہے، مغز، عقل۔ جمع ہونے کی وجہ سے ترجمہ ”عقلوں والے“ کیا گیا ہے۔ ان عقلوں والوں سے مراد اہلِ ایمان ہیں نہ کہ کفار، گو وہ اپنے آپ کو کس قدر عقل و دانش والے سمجھتے ہوں، کیونکہ جب وہ اپنی عقلوں کو استعمال کر کے نصیحت حاصل ہی نہیں کرتے تو عقلوں والے کیسے ہوئے!؟ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے چوپاؤں کی طرح بلکہ ان سے بھی {”اَضَلُّ“} قرار دیا ہے۔ دیکھیے سورۂ اعراف (۱۷۹) اور انبیاء (۴۶) کی تفسیر۔

◆◆◆

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

آج عمر، گل ریز حمیر جلدی آ گئے تھے اب روز جب تک بچوں سے بات نا کریں انھیں چین ہی نہیں آتا تھا۔ سعد اب پھر گل مل گیا تھا دوسرے بھی کبھی بولتے کبھی بالکل چپ ہو جاتے۔ ابھی تک ان لوگوں سے سکول کا کچھ ارینج نہیں ہو سکا۔ بنیادی بنیادی چیزیں انھیں احمد اور حمیر سکھا دیتے گل ریز انھیں حدیث نماز صحابہ کرام کا واقع سناتا وہ تینوں مل کر ان بچوں کی جڑیں مضبوط کرنا چاہتے تھے۔ انھوں نے دارالسکون اس لیے کھولا وہ نہیں چاہتے تھے جیسے انھیں وقت نے سکھایا انھیں بھی وقت سکھائے نہ ہی کوئی ان کی طرح زمانے کی ٹھوکریں کھائے۔

آج گل ریز انھیں ایک چرواہے کا عجیب واقع سنا رہا تھا سب بہت غور سے سن رہے تھے۔

ایک چرواہے کا عجیب واقعہ۔۔۔۔

غزوہ خیبر کے موقع پر ایک چرواہا حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں آیا، وہ یہودیوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا، اس چرواہے نے جب دیکھا کہ خیبر سے باہر مسلمانوں کا لشکر پڑاؤ ڈالے ہوئے ہے، اسکے دل میں خیال آیا کہ میں جا کر ان سے ملاقات کروں۔ اور دیکھوں کہ یہ مسلمان کیا کہتے ہیں اور کیا کرتے ہیں؟ چنانچہ بکریاں چراتا ہوا مسلمانوں کے لشکر میں پہنچا اور ان سے پوچھا کہ تمہارے سردار کہاں ہیں؟

صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ ہمارے سردار حضور ﷺ اس خیمے کے اندر ہیں۔ پہلے تو اس چرواہے کو انکی باتوں پر یقین نہیں آیا' اس نے سوچا کہ اتنے بڑے سردار ایک معمولی سے خیمے کے اندر کیسے بیٹھ سکتے ہیں۔ اسکے ذہن میں یہ تھا کہ جب آپ اتنے بڑے بادشاہ ہیں تو بہت ہی شان و شوکت اور ٹھاٹ باٹ کیساتھ رہتے ہونگے لیکن وہاں تو کھجور کے پتوں کی چٹائی سے بنا ہوا خیمہ تھا۔ خیر وہ اس خیمے کے اندر آپ سے ملاقات کے لئے داخل ہوا، اور آپ سے ملاقات کی۔

اور پوچھا کہ آپ کیا پیغام لے کر آئے ہیں؟اور کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟ حضور اقدس ﷺ نے اسکے سامنے اسلام اور ایمان کی دعوت رکھی۔اور اسلام کا پیغام دیا۔اس نے پوچھا کہ اگر میں اسلام کی دعوت قبول کرلوں تو میرا کیا انجام ہوگا؟اور کیا رتبہ ہوگا؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ :اسلام لانے کے بعد تم ہمارے بھائی بن جاؤ گے اور ہم تمہیں گلے سے لگائیں گے۔

اس چرواہے نے کہا کہ آپ مجھ سے مذاق کر رہے ہیں میں کہاں اور آپ کہاں !میں ایک معمولی سا چرواہا ہوں۔اور میں ایک سیاہ فام انسان ہوں،میرے بدن سے بدبو آرہی ہے۔ایسی حالت میں آپ مجھے کیسے گلے سے لگائیں گے؟ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ :"ہم تمہیں ضرور گلے سے لگائیں گے۔ اور تمہارے جسم کی سیاہی کو اللہ تعالیٰ تابانی سے بدل دیں گے۔اور اللہ تعالیٰ تمہارے جسم سے اٹھنے والی بدبو کو خوشبو سے تبدیل کردیں گے۔یہ باتیں سن کر وہ فوراً مسلمان ہو گیا۔اور کلمہ شہادت :(اشھدان لاالہ الااللہ واشھدانا محمد رسول اللہ)پڑھا۔پھر حضور اقدس ﷺ سے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ اب میں کیا کروں؟

آپ نے فرمایا کہ تم ایسے وقت پر ایمان لائے ہو کہ نہ تو اس وقت کسی نماز کا وقت ہے کہ تم سے نماز پڑھواؤں اور نہ ابھی روزہ کا زمانہ ہے کہ تم سے روزے رکھواؤں زکوۃ تم پر فرض نہیں ہے اس وقت تو صرف ایک ہی عبادت ہو رہی ہے جو تلوار کی چھاؤں میں انجام دی جاتی ہے وہ ہے" جہاد فی سبیل اللہ

اس چرواہے نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں اس جہاد میں شامل ہو جاتا ہوں لیکن جو شخص جہاد میں شامل ہوتا ہے اسکے لئے دو میں سے ایک صورت ہوتی ہے غازی یا شہید تو اگر میں اس جہاد میں شہید ہو جاؤں تو آپ میری کوئی ضمانت لیجئے۔۔

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں اس بات کی ضمانت لیتا ہوں کہ اگر تم اس جہاد میں شہید ہو گئے تو اللہ تعالی تمہیں جنت میں پہنچا دیں گے اور تمہارے جسم کی بدبو کو خوشبو سے تبدیل فرما دیں گے اور تمہارے چہرے کی سیاسی کو سفیدی میں تبدیل فرما دیں گئے۔۔۔

چونکہ وہ چرواہا یہودیوں کی بکریاں چراتا ہوا وہاں پہنچا تھا۔اس لئے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ: "تم یہودیوں کی جو بکریاں لے کر آئے ہو۔ان کو جا کر واپس کر و اس لئے کہ یہ بکریاں تمہارے پاس امانت ہیں۔اس سے اندازہ لگائیں کہ جن لوگوں کیساتھ جنگ ہو رہی ہے۔جن کا محاصرہ کیا ہوا ہے ان کا مال غنیمت ہے۔لیکن چونکہ وہ چرواہا بکریاں معاہدے پر لیکر آیا تھا اس لئے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ پہلے وہ بکریاں واپس کر کے آؤ۔پھر آکر جہاد میں شامل ہونا۔۔۔

چنانچہ اس چرواہے نے جا کر بکریاں واپس کیں۔اور واپس آکر جہاد میں شامل ہوا اور شہید ہو گیا۔

جب جنگ ختم ہو گئی تو حضور اقدس ﷺ لشکر کا جائزہ لینے گئے۔ایک جگہ آپ ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ کرامؓ کا مجمع اکٹھا ہے۔آپ ﷺ قریب پہنچے تو ان سے کہا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ کرامؓ نے فرمایا جو لوگ جنگ میں شہید ہو گئے ہیں ان میں سے ایک آدمی ایسا بھی ہے کہ جس کو ہم میں سے کوئی نہیں جانتا۔۔۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے دکھاؤ جب آپ نے دیکھا تو فرمایا "تم اس شخص کو نہیں پہچانتے مگر میں اسکو پہچانتا ہوں۔یہ چرواہا ہے اور یہ وہ بندہ ہے جسنے اللہ کی راہ میں ایک بھی سجدہ نہیں کیا۔اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے سیدھا اسکو جنت الفردوس میں پہنچا دیا ہے۔اور میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں کہ ملائکہ اسکو غسل دے رہے ہیں۔اور اسکی سیاہی سفیدی میں تبدیل ہو گئی ہے۔اور اسکی بدبو خوشبو میں تبدیل ہو گئی ہے۔

(بحوالہ اصلاحی خطبات)

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

کیا سمجھے اس سے گل ریز نے احمد سے پوچھا اللہ کو پانے کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں، اپنا آپ مارنا پڑتا ہے کہنے سے اللہ نہیں مل جاتا، اُسکے لیے سخت محنت کرنی پڑتی ہے حق چھوڑنے پڑتے ہیں، اگر دل کٹ رہا ہو تو زبان سے شکر ادا کرنا پڑتا ہے، لبوں پر خاموشی اختیار کرنی پڑتی ہے، سخت لفظوں پر لگام لگانی پڑتی ہے خود سے جنگ لڑنا پڑتی ہے، شیطان سے لڑنا پڑتا ہے نفس سے لڑنا پڑتا ہے اللہ کوئی عام یا چھوٹی بستی نہیں جو بن مشقت کے مل جائے، اللہ کو حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے محبتیں چھوڑنی پڑتی ہیں، جھوٹ حرام بُرائی بر برا کام چھوڑنا پڑتا ہے اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے انسان کو خود سے جنگ کر کے جیتنا پڑتا ہے اللہ کی محبت عام محبت تھوڑی نہ ہے اس کے لیے ہر طرح کے حالات میں صبر کرنا پڑتا ہے

◈◈◈

آج ایک واقع میں بھی سناؤ گا احمد نے کہا چلو شروع کرتے ہیں *بھوکے جانور کا خیال* !!___

حضرت عبداللہؓ بن جعفر رضی اللہ عنہ بہت مشہور صحابی تھے، آپ سخاوت میں بھی بہت مشہور تھے، اللہؑ کے راستے میں خوب مال خرچ کرتے تھے۔

ایک مرتبہ کی بات ہے کہ آپ ٹہلنے کے لیے نکلے، چلتے چلتے کھجور کے ایک باغ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ ایک حبشی غلام باغ میں کام کر رہا ہے۔ کام کرتے کرتے جب وہ تھک گیا تو اپنا کھانا لینے چلا گیا، کھانا لے کر واپس آیا تو اس کے پیچھے پیچھے ایک کتا بھی باغ میں آ کر اس کے پاس کھڑا ہو گیا اور اس کی روٹیوں کو للچائی نظروں سے دیکھنے لگا۔

غلام سمجھ گیا کہ کتا بھوکا ہے، اس لیے اس نے کتے کے سامنے ایک روٹی ڈال دی۔ کتے نے وہ روٹی کھا لی، پھر کھڑے ہو کر منہ دیکھنے لگا۔ غلام نے دوسری اور پھر تیسری روٹی بھی کتے کو کھلا دی اور اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

حضرت عبداللہؓ بن جعفر رضی اللہ عنہ وہیں کھڑے ہو کر یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ آپ نے غلام سے پوچھا: تمہارے لیے روزانہ کتنی روٹیاں آتی ہیں؟ اس نے جواب دیا: تین روٹیاں۔

حضرت عبداللہؓ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کم سے کم ایک روٹی اپنے لیے رکھ لیتے اور دو کتے کو کھلا دیتے لیکن تم نے تینوں روٹیاں کتے کو کیوں دے دیں؟

غلام کہنے لگا: حضرت! اس علاقہ میں کتا تو رہتا نہیں ہے، اس لیے ایسا لگتا ہے کہ یہ کتا بہت دور سے آیا ہے اور بہت زیادہ بھوکا ہے۔ اس لیے مجھے اچھا نہیں لگا کہ اسے بھوکا واپس کر دوں۔

حضرت عبداللہؓ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: اچھا یہ بتاؤ، ساری روٹیاں تو تم نے کتے کو کھلا دیں، آج خود کیا کھاؤ گے؟

غلام نے کہا: ایک دن بھوکا رہنا کوئی مشکل کام تو ہے نہیں، اس لیے آج بھوکا رہ لوں گا۔

حضرت عبداللہؓ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: لوگ مجھے "سخی" کہتے ہیں لیکن آج معلوم ہوا کہ مجھ سے بڑا سخی تو یہ غلام ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہؓ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے باغ کے مالک سے اس باغ کو اور اس غلام کو خرید لیا، پھر آپ نے اس غلام کو آزاد کر کے وہ باغ اسے ہدیہ کر دیا۔

بحوالہ: [احیاء علوم الدین: ۳/۳۵۸، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۲/۱۳۸]

انسان کو سخی ہونا چاہیے، اپنا مال اللہؓ تعالیٰ کی رضا کے لیے خرچ کرنا چاہیے، اللہؓ تعالیٰ کو یہ کام بہت پسند ہے۔ جو ایسا کرتا ہے اللہؓ تعالیٰ اس سے بہت خوش ہوتے ہیں، دُنیا میں بھی اس کو اچھا بدلہ دیتے ہیں اور آخرت میں بھی اچھا بدلہ دیں گے۔

ان شاءاللہ۔

◈◈◈

عائشہ واپس گھر آئی دل میں ایک عجیب خوف تھا بہت کچھ غلط ہونے کا۔ شہلا گھر نہیں تھی۔ عائشہ نے واپس آکر بھی ماہین کو بہت کالیں کی لیکن بے سود۔ تھوڑی دیر بعد اچانک شہلا کی بلند بلند آوازیں انی لگی عائشہ ڈرامہ دیکھ رکھی تھی ڈرامہ بند کر کے نیچے اگئی۔ شہلا اس کے بال پکڑ کر کھینچنے لگی ساتھ ہی اسے مارنے لگی ثمینہ نے اسے کھینچا اور شہلا کو پیچھے ہٹایا ایسا بھی کیا کر دیا جو اس کے ساتھ ایسا سلوک کر رہی ہو شہلا نے انھیں اور عائشہ کے بھائیوں کو تصویریں دکھائی تصویروں کو اس طریقے سے لیا گیا تھا کہ جن میں عائشہ بہت غیر مناسب دیکھائی دے رہی تھی ساتھ ہی ساتھ شہلا نے ماہین سے ہارون کا نمبر لے لیا تھا شہلا نے سب کے سامنے فون پر کال لگا کر ہارون کو بولا تمہیں تمہاری ماں کی قسم سچ بولو گے کیا تمہیں عائشہ نے میسج نہیں کیے جن میں اس نے واضح لکھا وہ تمہیں پسند کرتی ہے۔ ہارون نے ہاں کر دی لیکن مزید بتانا چاہتا تھا کہ کال شہلا نے بند کر دی۔ اب سب کا رخ ماہین کی طرف تھا شہلا نے ماہین سے وعدہ کیا تھا وہ ماہین کا نام کسی چیز میں نہیں لے گی لیکن شہلا نے اب رخ ماہین کی طرف موڑ دیا ماہی اس بات کی چشمیدہ گواہ ہے کہ عائشہ کے کتنے چکر چل رہے ہیں اور یہ کس طرح کی ہے۔ عائشہ ماہین کی طرف بھاگی ماہی خدا کے واسطے انھیں بتاؤ میں اس طرح کی نہیں ہو بھابی کو غلط فہمی ہو رہی ہے پلیز ماہی بولو پلیز بولو۔ ماہین نے اس کی طرف دیکھا لیکن نظریں پھیر لی۔ ہاں یہ سب سچ ہے اور عائشہ نے مجھ سے وعدہ لیا تھا میں آپ سب کو نہ بتاؤ۔ ماہین کے لفظ عائشہ کے لیے کوئی خنجر تھے جو اس کے دل کو چیر رہے تھے وہاں موجود ہر شخص پر جیسے موت تاری ہو گئی ہو۔ بلا آخر اس کی بابھی اسے پکڑ کر کمرے میں لے گئی ۔ ثمینہ کی شادی کو سات سال ہو گئے تھے۔ لیکن اولاد نا تھی اس لیے جب ان کی ساس کا انتقال ہوا عائشہ کی ساری ذمہ داری انھوں نے اپنے سر لے لی۔ دو دن وہ کمرے سے نہیں نکلی۔ ثمینہ اسی کھانا کمرے میں ہی دے جاتی اور اسے سمجھاتی۔ گھر والوں نے اس کی شادی تیار کر دی تھی اس کی رضامندی کے بغیر ایک دن ماہین اس سے ملنے آئی وہ باہر تازہ ہوا لے رہی تھی۔ ماہین سے سلام دعا کے بعد عائشہ نے کوئی شکوہ شکایت نہیں کی۔ جن سے ایک بادھتکار ملے ان کے پاس واپس پلٹ جانا اپنی موت آپ

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

ہوتا ہے ان کے پاس واپس پلٹنا اپنے ساتھ بہت بڑا دھوکا ہوتا ہے شاید بے انصافی۔ جب کہیں آپ کو اپنا بچھڑا ہوا دوست نظر آئے دل کرتا ہے اس کے گلے لگ جائیں بے شک پہاڑوں جیسے شکوے شکایات ہو لیکن جن سے ایک بار دھتکار ملے ان کے گلے لگنا اپنی بے حرمتی کرنا ہوتا ہے۔ عائشہ نے اپنی بے حرمتی نہیں کی کیوں کہ وہ جانتی تھی غیروں کو علم نہیں ہوتا کہ ہماری ذات میں کہاں پہ شگاف ہے غیر نہیں جانتے دل کس بات پر ٹوٹتے ہیں غیروں کو کیا پتہ تکلیف کس چوٹ پر زیادہ ہوتی ہے وہ اپنے ہی ہوتے ہیں جو رازوں کے امین ہوتے ہوئے بھی راز افشاں کرتے وقت دیر نہیں لگاتے تاریخ گواہ ہے انسان کبھی غیروں کے ہاتھوں نہیں گرا انسان جب بھی گرا اپنوں کے ہاتھوں گرا۔ قصہ یوسف اس کی بہترین مثال ہے۔

عائشہ نے اسے اس طرح بات کی جیسے کسی عام انسان سے دوستی کی طرح نہیں کی ماہین کی آنکھوں میں شرمندگی دیکھ چکی تھی۔

◈◈◈

اوزیرہ کی منگنی کی تاریخ رکھی جا چکی تھی سب منگنی کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ ثمینہ اس رشتے سے خوش نہیں تھی وہ جانتی تھی عمر بھی اپنی ماں کی طرح لالچی ہے۔ اپنی بیٹی کی خوشی کا سوچ کر خاموش ہو گئی۔ بہت منتوں مرادوں کے بعد اللہ سبحان و تعالیٰ نے انھیں اوزیرہ سے نوازہ زیادہ لاڈ پیار نے اسے بگاڑ دیا تھا۔ زیادہ وہ شہلا کی صحبت میں رہتی اسی وجہ سے اس کی طرح سوچتی غریبوں، بھکاریوں، ان لوگوں کو انسان ہی نہیں سمجھتی شہلا کی طرح اس کے نزدیک بھی ان لوگوں کی کوئی اہمیت نہیں تھی۔ بالا دو وقت کی روٹی کو ترسنے والے لوگوں کا اور ان کا کیا مقابلہ۔ ثمینہ اسے بہت سمجھاتی اب عائشہ بھی سمجھاتی لیکن اس پر کوئی اثر نا ہوتا۔ ثمینہ نے اسے آج بھی سمجھایا کہ اللہ سبحان و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔۔

الاحزاب۔

ترجمہ۔اور جو لوگ مسلمان مردوں کو اور مسلمان عورتوں کو بغیر اس کے انہوں نے کوئی ایسا کام کیا ہو (جس سے وہ سزا کے مستحق ہو جائیں) ایذا پہنچاتے ہیں تو وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا عذاب اٹھاتے ہیں۔

مطلب اگر ایذا زبانی ہے تو بہتان ہے اور اگر عمل سے ہے تو صریح گناہ ہے۔

ثمینہ اسی آیت قرآنی خدیث سناتی رہتی لیکن وہ باز نہ آتی ثمینہ کو یہ ڈر تھا کہیں اسے کسی کی آہ نہ لگ جائے۔

روز کی طرح آج بھی سن کر سر ہلا دیا اور گھر سے آ گئی آج اسے عائشہ کے گھر جانا تھا۔اسے عائشہ کے گھر جانے سے کوفت ہو رہی تھی۔عائشہ کے گھر ایک سائیڈ وہ خود رہتی تھی دوسری سائیڈ مدرسہ تھا جہاں بچے پڑھنے آتے تھے۔وہ پچھلے آدھے گھنٹے سے عائشہ کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ نا آئی پھر وہ تنگ ہو کر مدرسے والی سائیڈ چلی گئی جہاں عائشہ اور مدرسے کی ہیڈ صاحبہ اور دوسری عالم دین بیٹھی ہوئی تھی عائشہ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔اسے زمین پر بیٹھنے کی عادت نہیں تھی اسے زمین پر بیٹھنا اچھا نہیں لگتا تھا لیکن مجبوری میں بیٹھ گئی۔

وہاں کوئی پروگرام ہو رہا تھا سب اپنے اپنے موضوع بیان کر رہے تھے۔پھر مہوش جو ہیڈ تھی اور عائشہ کو انھوں نے ہی یہ گھر رہنے کے لیے دیا ہوا تھا اوزیرہ انھیں جانتی تھی ایک دو بار ملاقات بھی ہوئی تھی۔ ان کا موضوع کچھ اور تھا عائشہ نے ان سے گزارش کی مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا اس موضوع پر گفتگو کریں۔اوزیرہ کا بس نہیں چل رہا تھا یہاں سے چلی جائے لیکن آج وہ سوچ کر آئی تھی عائشہ کو لے کر ہی جائے گی۔

سورۃ نمبر 104 الھمزۃ

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

آیت نمبر 1

أَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

وَیلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ ۝

ترجمہ:

بڑی ہلاکت ہے ہر بہت طعنہ دینے والے، بہت عیب لگانے والے کے لیے۔

تفسیر:

(آیت 1) {وَیلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ: "ھُمَزَۃٍ لُّمَزَۃِ" "ھَمَزَ یَھمُزُ ھَمزًا" } (ن، ض) اور { "لَمَزَ یَلمُزُ لَمزًا" } (ن، ض) سے مبالغے کے صیغے ہیں، دونوں کے معنی آپس میں اس قدر ملتے ہیں کہ بعض نے انھیں ہم معنی قرار دیا ہے اور بعض نے فرق کیا ہے۔ دونوں کے مفہوم میں "اشارہ بازی، طعن اور عیب لگانا" شامل ہے۔ دوسری جگہ فرمایا: «وَلَا تُطِع کُلَّ حَلَّافٍ مَّھِینٍ (10) ھَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیمٍ» [القلم: 10، 11] "ہر بہت قسمیں کھانے والے حقیر کی اطاعت نہ کر، جو بہت طعنہ مارنے والا (یا عیب لگانے والا)، چغلی میں بہت دوڑ دھوپ کرنے والا ہے۔" اور فرمایا: «وَلَا تَلمِزُوٓا اَنفُسَکُم» [الحجرات: ١١] "اور تم آپس میں عیب نہ لگاؤ۔"

2 حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمانوں کو ستایا نہ کرو اور ان کو عار نہ دلایا کرو اور ان کی لغزشوں کو تلاش نہ کیا کرو۔

(ابن حبان)

3☐ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو گالی دینا بے دینی ہے اور قتل کرنا کفر ہے۔(بخاری)

4☐ حضرت عبدالرحمن بن ابو لیلی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے یہ قصہ سنایا کہ وہ ایک مرتبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ ان میں سے ایک صحابی کو نیند آگئ اور دوسرے آدمی نے جاکر مزاق میں اس کی رسی کے لی جب سونے والے کی آنکھ کھولی تو اسے اپنی رسی نظر نہ آئی تو وہ پریشان ہو گیا اس پر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کی وہ کسی مسلمان کو ڈرائے۔

(ابو داؤد)

5☐ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کو دھوکا دے وہ معلون ہے۔

(ترمذی)

6☐ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں نسب میں طعن کرنا اور مردوں پر نوحہ کرنا۔

(مسلم)

7☐ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مومن پر لعنت کرنا (گناہ کے اعتبار سے) اس کو قتل کرنے کی طرح ہے۔

8☐ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول صلی اللہﷺ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نسب کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی وجہ سے تم کسی کو برا کہو اور عار دلاؤ تم سب کے سب آدم کی اولاد ہو

تمہاری مثال اس صاع کی طرح ہے جس کو تم نے بھرا نہ ہو یعنی کوئی بھی تم میں کامل نہیں ہر ایک میں کچھ نہ کچھ نقص ہے تم میں سے کسی کو کسی پر فضیلت نہیں البتہ دین یا نیک عمل کی وجہ سے ایک دوسرے پر فضیلت ہے آدمی کے برا ہونے کی لیے یہ بہت ہے کہ وہ فحش بیہودہ باتیں کرنے والا بخیل اور بزدل ہو۔

پروگرام کے ختم ہونے کے بعد عائشہ اوزیرہ کو کمرے میں لے گی اوزیرہ نے اسے بہت اصرار کیا کہ وہ منگنی کی تیاریوں میں میرے ساتھ مدد کے لیے چند دن ہمارے ساتھ رہے لیکن عائشہ نے معزرت کر لی اور وعدہ کیا دو دن پہلے ضرور آئے گی۔

◈◈◈

عائشہ کی شادی ہو گئی اس نے نئی زندگی کا آغاز کر دیا ماہین سے سارے رابطے ختم کر دے گھر بھی شادی کے بعد واپس نہیں آئیں صرف اپنی بڑی بھابھی سے رابطے میں تھی۔ یہ لوگ اکثر ملنے جاتے رہتے عائشہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازہ جسے کا نام اس کے شوہر نے ہاشم رکھا۔ دو سال بعد ثمینہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹی سے نوازہ جس کا نام ثمینہ کو عائشہ نیے کہا اوزیرہ رکھے۔ عائشہ شادی کے بعد بہت کم میکے آتی آنا نہ آنے کے برابر تھا۔ لیکن اوزیرہ کی پیدائش پر آئی ساتھ بیٹے ہاشم کو بھی لائی لیکن شہلا اب بھی اسے طنز کرتی رہتی۔ ہاشم ساتھ سال کا تھا عائشہ اور اس کا شوہر دبئی چلے گئے اسے بھی ساتھ لے گئے گھومنے پھرنے پر ایک جگہ گئے جہاں بہت ذیادہ رش تھا عائشہ اور اسکا شوہر بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔ ہاشم۔ ان کے سامنے کھیل رہا تھا اچانک ہر طرف آگ ہی آگ لگ گئی عائشہ اور اسکے شوہر نے دیکھا جس طرف ہاشم کھیل رہا تھا اب ادھر آگ ہی آگ ہے عائشہ کے سر پر بھاری چیز لگی وہ گر گئی۔ اس بعد اس نے آنکھیں سات دن بعد ہسپتال میں کھولی وہ سات دنوں میں بے ہوشی میں بھی تھوڑا ہوش آتا تو ہاشم ہاشم ہی کہتی اسکے شوہر حماد نے بہت ڈھونڈا اسے ہاشم نہیں ملا پولیس سے بھی مدد لی لیکن اسے کوئی نشانی کچھ بھی نہیں ملا۔ ہوش میں آنے کے بعد وہ بہت روئی چیخی چلائی لیکن بے سود اب وہ اپنے حواسوں میں نہیں

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

رہتی تھی۔ ہر وقت ہاشم کی ہی باتیں کرتی رہتی تھی ایک سال وہ دبئی میں ہی رہے کے شاید کوئی اطلاع مل جائے لیکن کچھ خبر نہیں ملی بالا آخر وہ واپس آ گئے عائشہ کے گھر والے سب کچھ پتہ چل گیا تھا وہ عائشہ سے ملنے آئے۔ ثمینہ نے سے تسلی دی لکلین اب وہ حواسوں میں نہیں رہتی تھی اس کا شوہر حماد بھی زیادہ وقت گھر سے باہر گزارتا۔ حماد کی کولیگ عالیہ حماد میں دلچسپی تھی اب وہ اکثر اس سے باتیں کرتا ان دونوں کی دوستی ہو گئی عالیہ حماد سے باتیں کرتی حماد بھی اس سے مسائل شئیر کرتا عائشہ دن بدن خاموش ہوتی جا رہی تھی جیسے اس کی دلچسپی ہی ختم ہو گئی ہو۔ پھر ایک دن حماد نے عالیہ سے نکاح کر لیا اور اسے گھر لے آیا۔ عائشہ نے کو اعتراض نہیں کیا عائشہ اپنے کام سے کام رکھتی لیکن عالیہ کو عائشہ کے موجودگی ایک آنکھ نہ بھاتی حالیہ آئے دن حماد سے شکایتیں کرتی۔ حماد ان سب سے تنگ آ کر عائشہ کو طلاق دے دی۔ اور اس کے گھر بھی اطلاع کر دی عائشہ کے بڑے بھائی اور بھابھی اسے لینے آ گئے لیکن اس نے جانے اس انکار کر دیا بہت سمجھانے کے بعد بھی وہ نہیں گئی۔ وہ بغیر سامان لیے اکیلی سڑکوں پر نکل گئ۔ ایک جگہ پر بیٹھی تھی وہاں سے ایک گاڑی باہر آئی۔ شاید گاڑی کے اندر لڑکی نے اسے دیکھ لیا گاڑی سے نیچے اتر کر آئیں اور اس کے پاس بیٹھ گئی۔ بہت دیر تک وہ اسے دیکھتی رہی پھر آنے والی عورت نے اپنا تعارف کرایا میرا نام مہوش ہے یہ میرا گھر اور مدرسہ ہے اگر گھر نہیں ہے تو میں گھر میں رکھ سکتی ہوا گر بے روزگار ہو تو کام بھی دے سکتی ہوں۔ عائشہ بہت دیر بعد زخمی دل کے ساتھ بولی گھر چاہیے۔ مہوش اسے ساتھ لے کر اندر چلی گئی۔

ماہین نے جس رات عائشہ پر الزام لگایا پوری رات وہ سو نہیں سکی اسکے سامنے بار بار عائشہ کا روتا ہوا چہرہ اجاتا اس کی آنکھوں کا مان کتنے مان سے ماہین کے پاس آئی تھی لیکن ماہین نے سب ختم کر دیا دوسرے دن کلاس لینے ائی کلاس سٹارٹ ہوئ وہ ایسے ہی گمصم لیکچر سنتی رہی وہ کپڑے کا کاروبار کرتا تھا۔ اس نے ٹل ریلوے اسٹیشن سے کولمبو سری لنکا کا ٹکٹ لیا اور صاف ستھرے چھوٹے سے اسٹیشن کے ایک بینچ پر

دراز ہو گیا(یاد رہے کہ ٹل دور افتادہ ضلع ہنگو کا ایک قصبہ ہے۔یہ لنڈی کوتل کے ساتھ ٹھل کی بات ہے)۔۔

خیر دوپہر ذرا ڈھلکی تو تنگ پٹڑی پر بھاپ اڑاتا ریلوے انجن ننھی منی بوگیاں لیئے آن لگا۔وہ بھی چمڑے کا بھاری بھر کم تھیلا لیئے کھڑکی کے ساتھ نشست پر براجمان ہو گیا۔کچھ دیر بعد ریل کی گداز سیٹی بجی اور چھک چھک کی آواز کے ساتھ ریل چل پڑی۔

سنگلاخ چٹانیں کی اوٹ سے کہیں ایک دم سے منظر بدلتا تو سرسبز وادیاں نظر آتیں۔دو ایک سرنگیں چیرتی اور کئی ندیوں اور دریاؤں کو پھلانگتی ریل گاڑی چھک چھک اور کوک کی آواز کے ساتھ راستے سے مسافر اتارتی چڑھاتی بھاگتی رہی۔یہاں تک کہ شام کے سائے گہرے ہونے لگے لیکن منظر ایسا تھا کہ وہ اس منظر کا حصہ بنے اس میں کھو سا گیا تھا۔

ابھی مغرب کی آذان نہ ہوئی تھی کہ چھوٹی پٹری پر بھاگتی ریل کا آخری اسٹیشن راولپنڈی آگیا۔اس نے بھی اپنا سامان سمیٹا اور لوہے کے ڈھانچے میں لکڑی سے بنی اپنی بوگی سے باہر آگیا۔

باہر آکر اس نے نل سے منہ ہاتھ دھویا اور تھیلا کاندھے پر لٹکائے اسٹیشن سے باہر نکل آیا۔بھوک اپنے جوبن پر تھی سو سامنے فوجیوں کی بیرکوں کے کنارے کنٹنین سے کڑک چائے اور روٹی سالن کھا کر واپس اسٹیشن آرہا۔

پنڈی شہر اس کے سامنے آہنی جنگلے کے پیچھے تھا جسے وہ رات کے سائے گہرے ہونے سے کے باوجود سارا ایک ہی نگاہ میں دیکھ سکتا تھا۔وہ کئی سالوں سے پنڈی کاروبار کر رہا تھا سو اس کو معلوم تھا کہ شہر کے وسط میں بہتی حسین لئی ندی کے کنارے بازار جب شام ڈھلے بند ہو جاتے ہیں تو بلند حویلیوں کی فصیل سے ندی کے پانی میں چاند کا عکس کتنا حسین لگتا ہے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

وہ ان سوچوں میں ہی گم تھا کہ اس کی مطلوبہ ٹرین شور مچاتی اسٹیشن پر آن کھڑی ہوئی۔ وہ بھاگ کر اس بڑی بوگیوں اور دیو ہیکل انجن والی ریل گاڑی پر سوار ہو گیا۔

اب اس کا سفر طویل تھا سو ایک نشست پر تھیلا سر کے نیچے دبائے کچھ ہی دیر بعد وہ سو گیا۔ ریل گاڑی شور مچاتی، بھاپ اڑاتی لاہور پہنچی۔

انجن کا شور بند ہوا تو مسجدوں کے میناروں پر کھڑے موذن فجر کی اذانیں دے رہے تھے۔

یہاں ریل کا انجن بدلا۔ مسافر بدلے لیکن وہ دبکا بیٹھا رہا۔ وہ پہاڑوں کا بیٹا اور سنگلاخ چٹانوں میں پلا تھا تو حیرت اور تجسس سے حد نگاہ تک پھیلے سبز فصلوں کے قالین کو دیکھنے لگا۔

وہ سوتا جاگتا، اٹھتا بیٹھتا اور کبھی اسٹیشنوں پر اترتا امر تسر، انبالہ، سہارنپور اور بریلی سے ہوتا بنارس جا پہنچا۔

یہ اس کا دوسرا سفر تھا۔ بنارس سے اسے ریل بدلنا تھی۔ اس کے پاس نقدی اور قیمتی سامان تھا اور رات سامنے۔ لیکن وہاں ایک بابو کو ٹرین ٹکٹ دکھا کر سرکاری آرام گاہ میں اسے بستر مل گیا جہاں حفاظت تو تھی لیکن انجانی جگہ اور رات کو اکا دکا مال گاڑیوں کی آمدورفت سے اس کی انکھ ضرور کھلی۔

صبح جاگا تو نہا دھو کر وہ انتہائی تازہ دم تھا۔

پھر ریل آئی اور وہ بنگال کی جانب عازم سفر تھا۔

ایک اور جنکشن سے ریل بدلنے کے بعد اس کا سفر سمندر کے ساتھ ساتھ تھا۔

کبھی تو چند کلومیٹر دور اسے سمندر کی لہریں نظر بھی آجاتیں تو تجسس کا عالم یہ ہوتا کہ وہ باقائدہ کھڑا ہو کر اس کو دیکھنے لگتا۔

یہاں تک کہ وہ سمندر کنارے آخری اسٹیشن نیگا پتم پہنچ گیا۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

یہاں سے اسی ٹکٹ جو اس نے ٹھل ریلوے اسٹیشن سے خریدا تھا میں اسٹیمر میں سوار کرا دیا گیا۔ یہ سفر طویل اور ڈرؤنا تھا لیکن بحر حال اس نے کولمبو کاروبار کرنے کا فیصلہ خود کیا تھا اور وہ اس ایڈوینچر کا مزا لے رہا تھا۔

اسٹیمر پالائی جا لگا جہاں سے پھر وہی ریل، وہی ڈبے لیکن منظر یکسر مختلف۔ لنکا میں اسٹیشن بہت کم تھے اور جنگلوں کی بہتات۔ سات آٹھ گھنٹوں بعد وہ کولمبو پہنچ چکا تھا۔

شاید سننے میں آپ کو یہ داستان ناممکن، عجیب اور مضحکہ خیز لگے لیکن آج دو ہزار پچیس کے پاکستان میں ناممکن لگنے والی یہ داستان خود میں نے عظیم منظر نگار اور ادیب اے حمید کے منہ سے سنی۔

جوان کے دوست داؤد بنگش کے انیس سو دس یعنی آج سے ایک سو پندرہ سال پرانے سفر کی داستان ہے۔

اس کا یہ کل سفر ساڑھے پانچ دن پر محیط تھا۔

اگرچہ طوالت کے خوف سے اس سفر کو ممکن حد تک اختصار سے سنایا لیکن ایک سوال بہر حال موجود ہے کہ

"کیا ایک سو پندرہ سال قبل ہمارے ملک میں موجود ریلوے نظام کا مقابلہ ہم سو سال بعد بھی کر سکیں گے۔۔؟"

آج ٹل کا ریل راستہ بند ہو چکا۔

وہ دیو مالائی ایک کمرے کا اسٹیشن اب صرف پانی بھرنے کی ایک جگہ ہے۔

سب تاریخ میں بھی مرنے والے ہیں یہاں تک کہ کسی اور دنیا کی سواری لگنے والی نیرو گیج بوگیاں اور انجن بھی کباڑ خانوں اور ان کی لکڑی چولہوں میں جل چکی ہے۔۔۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

#پاکستان_ریلوے

لیکچر ختم ہونے کے بعد وہ باہر آگئ لیکن اسے کہیں سے سکون نہیں آرہا تھا۔اب باقاعدگی سے یونیورسٹی نہیں جاتی تھی۔ہارون کی شادی ہوگئ۔ماہین کی بھی شادی ہوگئ اسکا شوہر کسی اور کو پسند کرتا تھا شوہر کے ساتھ خوش نہیں تھی اسکا شوہر کسی اور کو پسند کرتا تھا ان دونوں کی آپس میں نہ بننے کی وجہ سے شادی کے پہلے سال ہی طلاق لے کر گھر بیٹھ گئ۔

◈◈◈

عائشہ مہوش کے ساتھ رہنے لگی کبھی کبھی اس کے ساتھ باتیں بھی کر لیتی ایک دن مہوش نے پوچھ لیا عائشہ نے ساری بات بتائی

مہوش نے اس سے کہا اگر میں تمہیں کوئی چیز امانت کے طور پر دوں تم اسے پاس رکھ لو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ اور مقررہ وقت پر میں تم سے واپس مانگو تو کیا کرو گی عائشہ نے کہا دیا واپس کروں گی اور شکریہ جو اس سے میں نے فائدہ اٹھایا۔مہوش نے کہا کیا تم نے کبھی سوچا اولاد بھی اللہ سبحان و تعالی کی امانت تھی اس نے دی اور لے لی تم نے شکر کے بجائے ناشکری کی شوہر سے بھی بے خبر ہو گی۔اسلام میں پتہ ہے مضبوط عورت وہ نہیں ہوتی جو اچھی نوکری کرتی ہو یا جس کے پاس بہت پیسہ ہو اسلام میں مضبوط عورت وہ ہے جو مشکل وقت میں اپنے حواسوں پر قابو پا سکے۔جیسے ام سلمہ کے بیٹے کا انتقال ہوا انھوں نے حواس نہیں کھوئے بلکے معمول سے زیادہ تیار ہوئی بچے کو ایک کونے میں رکھ کر چادر ڈال لی اس لیے ان کے شوہر روزہ رکھ کر گے تھے اگر وہ بتا دیتی وہ کچھ کھا پی نا سکتے اور نا ہی سو سکتے۔

۔اس دن سے عائشہ بھی پلٹ گئ اتھی جو چیز نصیب میں نا ہو اس سے کنارہ کرنا بہتر ہوتا ہے نا کہ رو رو کر اسے مانگنا پتہ ہے کیوں کیوں کہ اس میں اللہ تعالی کی مصلحت ہوتی ہے۔کہ اس نے وہ چیز آپ کے نصیب میں نہیں لکھی۔وہ جو ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے اپنے بندے سے کیا وہ آپ کا نصیب غلط

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

لکھے گا۔ یہ بندے پر ہوتا ہے وہ دعائیں مانگ کر وہ حاصل کرتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہوتی یہ اس پر اکتفا کرتا ہے جو رب نے دی۔

یہ کہنا بہت آسان ہوتا ہے نا اس نے تمہاری قدر نہیں کی بھول جاؤ یہ کہنا بہت آسان ہوتا ہے لیکن ہم علو کہتے ہیں کوئی بھی اتنی آسانی سے نہیں بھلایا جا سکتا۔

وہ انسان جس کو ہمیشہ اپنے ذہن پر سوار کیا ہو اسے اتنی آسانی سے بھلایا نہیں جا سکتا!!!!

کوئی بھی گلٹ دل سے ہمیشہ کے لیے نہیں نکالا جا سکتا وہ دل کے اندر کہیں نا کہیں رہتا ہے جیسے دوستوں سے جھگڑے کا گلٹ، والدین کی کوئی بات نا مانی ہو، ادھوری خواہشوں کا گلٹ، گلٹ ختم نہیں ہوتے انھیں ڈیل کرنا پڑتا ہے۔ گلٹ کو ڈیل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے کہ ہم وہ غلطی دوبارہ نہ کریں۔۔۔ آنسو کا بہنا اذیت نہیں ہوتی ان کو پونچھے کے کسی کا نا ہونا اذیت ہوتی ہے۔ ❤

اگر لوگ سادہ اور معصوم ہیں تو انہیں بیوقوف نہیں بناتے، انہیں استعمال نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے لوگوں کی قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ سادہ و معصوم چہرے دلوں میں خلوص لیے پھرتے ہیں۔ اور خلوص کو ٹھوکریں مارنا انسانیت کی توہین ہوتی ہے۔ اگر آپ کا یہ مشغلہ ہے کہ آپ سادہ لوح انسانوں کو دھوکہ دینے میں ماہر ہیں۔ انہیں باتوں سے لبھا لیتے ہیں۔ تو پھر آپ کو چاہیے آپ خاموش رہیں۔ اور ایسے لوگوں سے سو قدم دور ہٹ جائیں۔ کیونکہ جب سادہ و پُر خلوص قلب پہ مار پڑتی ہے تو عمر بھر انہیں چوٹوں کا درد محسوس ہوتا ہے۔

اپنا خیال خود رکھنا سیکھیں دنیا والے دکھ دیتے ہیں سکون نہیں 🥀

🌸 عائشہ اپنی ساری شناخت ختم کر کے اپنا نام نور رکھ دیا وہ زیادہ سے زیادہ وقت مہوش کے ساتھ گزارتی اسکی فیملی بھی اس سے ملنے آتی اس کے بھائیوں نے اسے ڈھونڈ لیا تھا اب وہ اصل زندگی کی طرف آئی تھی اس نے مہوش سے قرآن سیکھا ترجمہ تفسیر سیکھی۔ وہ کبھی کبھی راتوں کو اس ڈر سے اٹھ بیٹھتی اگر اس کے ساتھ یہ سب نا ہوتا تو وہ اپنے رب تک کیسے پہنچتی۔ وہ تو ایسے ہی مر جاتی۔ بعض

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

حادثے وقتی تو ہمیں زہر لگتے ہیں لیکن وہ وقت کے ساتھ ساتھ بتا دیتے ہیں وہ کتنے ضروری تھے پھر ہم ان حادثوں پر رشک کرتے ہیں۔

گردش ایام بہت خطرناک ہوتی ہے کبھی ہم بہت خوش زمین کو جنت سمجھ بیٹھتے ہیں اور کبھی اتنے اداس کے زمین ہم پر جہنم کی آگ برسانے لگتی ہے۔

زندگی میں جب بھی اچھی سمت ملے راستہ بدل کر نئی اور اچھی سمت سے شروع کر دینا چاہیے پیچھلے گناہوں غلطیوں پر رونا نہیں رونا چاہیے۔ زندگی بہت کم ہوتی ہے محبوب کو راضی ہر سانس ہر وقت ہر موڑ ہر حال ہر غم ہر حال ہر حال میں محبوب کو راضی کرنا چاہیے پتہ ہے محبوب مل جائے تو اور کسی کی تمنا نہیں رہتی بس محبوب بہت ہوتا ہے اسے راضی کر لینا چاہیے۔

اللہ کو پانے کے لیے بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑتی ہیں، اپنا آپ مارنا پڑتا ہے کہنے سے اللہ نہیں مل جاتا، اُسکے لیے سخت محنت کرنی پڑتی ہے حق چھوڑنے پڑتے ہیں، اگر دل کٹ رہا ہو تو زبان سے شکر ادا کرنا پڑتا ہے، لہجوں پر خاموشی اختیار کرنی پڑتی ہے، سخت لفظوں پر لگام لگانی پڑتی ہے خود سے جنگ لڑنا پڑتی ہے، شیطان سے لڑنا پڑتا ہے نفس سے لڑنا پڑتا ہے اللہ کوئی عام یا چھوٹی بستی نہیں جو بن مشقت کے مل جائے، اللہ کو حاصل کرنے کے لیے لوگوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے محبتیں چھوڑنی پڑتی ہیں، جھوٹ حرام بُرائی بر برا کام چھوڑنا پڑتا ہے اللہ کی محبت حاصل کرنے کے لیے انسان کو خود سے جنگ کر کے جیتنا پڑتا ہے اللہ کی محبت عام محبت تھوڑی نہ ہے اس کے لیے ہر طرح کے حالات میں صبر کرنا پڑتا ہے ﷺ ہر چیز کا متبادل مل جائے گا لیکن اللہ کی محبت کا متبادل کبھی بھی نہیں مل سکتا اللہ کی محبت پر کمپر و مائزنہ کریں۔۔۔!!

آخرت میں ہم چیخیں گے کہ کاش سب سے زیادہ محبت اللہ سے کر لیتے۔۔۔ !!

وہ ہر وقت میرے قریب رہتا ہے چاہے میں کہیں بھی ہوں لوگ چھوڑ دیتے ہیں لیکن وہ کبھی نہیں چھوڑتا میں سوچتی ہوں وہ مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے تو مجھے بھی اتنی شرم ہونی چاہیے ناں اب میں اگر

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

ایسی جگہوں پر جانے کا سوچوں تو حیا آتی ہے مجھے اس شرم آتی ہے جن جگہوں اور چیزوں سے اسے نفرت ہے میں وہ کیسے کر سکتی ہو ایسے تو نہیں کی جاتی محبت اور محبت بھی ستر ماؤں سے زیادہ۔

◈◈◈

گل ریز اور اس کے دوست نے جس کمپنی میں ملازمت اختیار کی تھی اس کی برانچ پاکستان میں بھی کھل گئی۔ان سب کو جلد سے جلد پاکستان آنا تھا اب بچوں کو ساتھ نہیں لا سکتے تھے۔ کمپنی کے مینجر کی مدد سے وہ انھیں اپنے ساتھ لے آئیں۔ مہوش احمد کی حالہ تھی مہوش کی مدد سے ان گھر بھی آسانی سے مل گیا۔اب باقاعدہ سے بچوں کی پڑھائی شروع کرنا چاہتے تھے۔احمد نے مہوش کو بولا مہوش نے نور کو بولا وہ راضی ہو گئی۔اب نور باقاعدہ دن کو کلاس لینے آتی جب سب آفس ہوتے اور ان کے آنے کے بعد چلی جاتی۔بچوں کو دنیاوی دینی دونوں پڑھاتی ایک دن صحابہ کرام کا واقع سنا رہی تھی کے منحہ نے بولا باجی میں سناؤ نور نے ہاں کر دیا ایک جنگ ایسی بھی تھی جس میں روم کی فوجیں بھی تھی اور دیگر قبائل کی بھی کہتے ہیں ہمارے سپہ سالار کا نام خالد بن ولید تھا۔ معمولی آدمی نہیں جسے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے سیف اللہ خالد بن ولید سپہ سالار تھے۔ لیکن کہتے ہیں ہم نے ذرا سا حملہ کیا انھوں نے ہم پر اتنی سخت مضاہمت کہ مسلمان کہنے لگے ہم آج بچ کر نہیں جائیں گے۔کہتے ہیں کہ ہم سارے خالد بن ولید کے قریب گئے کہا خالد بن ولید سے مسئلہ کیا ہے۔ کسی جنگ میں پھیچے نہی ہٹے تو پھر آج کیا ہوا۔خالد بن ولید کہنے لگے میری ٹوپی گھر رہے گئ ہے۔لوگ کہنے لگے ٹوپی ہم سے لے لیں خالد بن ولید کہنے لگے وہ والی نہیں میرے والی رہے گئ ہے۔کہا ٹوپی کا جنگ سے کیا مطلب ہوا تلوار سے کیا مطلب ہوا۔خالد بن ولید کہنے لگے میں نے اپنی ٹوپی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تین بال مبارک سیئے ہوئے ہیں۔فرمانے لگے تلواریں سب کے پاس ہیں مجھ سے بہادر بہادر لوگ بھی ہیں۔ لیکن جب میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک سر پر رکھ کر نکلتا ہوں تو اللہ تعالی مجھے ہر میدان میں کامیاب کرتے ہیں۔خالد بن ولید کہنے لگے ٹوپی گھر رہے گئ ہے صحابہ دلیری دینے لگے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ابو عبادہ بن الجراح کہتے ہیں میں مدینے میں سو یا ہوا تھا نبی پاک مجھے خواب میں ملے

حضور نے فرمایا میرے خالد کے گرد فوجیں چڑھ گئی ہیں اور تم یہاں سو رہے ہو اٹھ پکڑ بندے اور چل میدان میں عبادہ بن الجراح کہتے ہیں میں صبح اٹھا لشکر جمع کیے اور روانہ ہو گے۔

راستے میں ہمیں ایک نوجوان گھوڑا دوھڑاتا نظر آیا بڑی تیزی سے کہتے ہیں ہم نے آواز دی اس نے اور تیز کر دیا حضرت خالد بن ولید کے میدان کے قریب پہنچ گیا عبادہ بن الجراح کہتے ہیں میں نے دو سپاہی دوڑائے اور کہا جاؤ پوچھو کون ہے لیکن کہتے ہیں جب ہم قریب گئے تو اس نے کہا پیچھے ہٹ جاؤ قریب نہ انا ہم نے کہا توں کون ہے کہنے لگی میں خالد بن ولید کی زوجہ ہوں۔ میں ان کی اہلیہ ہوں۔ میں نے پوچھا آپ کدھر جا رہی ہیں کہنے لگی وہ ٹوپی بھول گئے تھے۔ سارے راز نہیں جانتے میں بیوی ہو میں جانتی ہوں خالد کو کامیابی ملتی ہے مصطفی کے تبعرک کے بدلے وہ ٹوپی بھول گیا ہے مسئلہ بن گیا ہو گا۔ ٹوپی پر نظر پڑی تو مجھے کوئی ملا نہیں خود دینے جا رہی ہوں۔ ابو عبادہ بن الجراح نے کہا بہن ہمیں دے دو ہم دے دیں گے کہنے لگی نہیں ہمیں پتہ ہے اس کا ادب کیسے کرتے ہیں۔ وہ ٹوپی لیئے چلی خالد بن ولید کہتے ہیں میری نظر پڑی کافروں کی فوج تنی ہوئی تھی وہ ٹوٹنے لگی۔ اور ایک شاہ سوار دوڑھا آ رہا ہے۔ تو میں نے کہا اکیلا جوان صفیں کاٹتا آ رہا ہے۔ کہتے ہیں وہ جوان قریب آنے لگا تو خالد بن ولید کہنے لگے اے جوان توں کون ہے۔ تو زوجہ کہنے لگی خالد مسئلہ کمزور بہادر کا نہیں آج ٹوپی میرے پاس ہے۔ اصل شے میرے پاس ہے اس لیے صفیں کاٹتی جا رہی ہوں ورنہ مجھے چھیڑی بڑی مشکل سے چلانی آتی ہے۔

🌿 🌾 یہ ہے عرض جنت یہ طیبہ کی زمین ہے

جنت بھی یہی مالک جنت بھی یہیں ہیں 🌷 🌹 ☘

خالد بن ولید کو زوجہ کہنے لگی ٹوپی آ گئ ہے ٹوپی آئی ہے تو سمجھ لو فتح بھی آئیں ہے۔ حضرت خالد بن ولید نے ٹوپی پہنی اتنے میں ابو عبادہ بن الجراح بھی آ گئے کہنے لگے مضبوط رہنا ہم بھی اگئے تو خالد بن ولید کہنے لگے نہ بھی پہنچتے خیر تھی اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بال آ گئے تھے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

نو تو یہ سب سن کر حیران ہو گی اس نے منحہ سے پوچھا آپ کو کس نے سنایا منحہ نے معصومیت سے کہا گل ریز بھائی نے۔نور نے نام سنا تھا لیکن دیکھا نہیں تھا گل ریز کو۔

ایسے ہی نور روزانہ آتی اور پڑھا کر چلی جاتی۔نور آج بچوں کو جمعہ کی فضیلت بتا رہی تھی آج اور سورت کہف کی تلاوت کر رہی تھی ساتھ ہی اسکی آنکھوں سے آنسوں بہے جا رہے تھے سعد نا پوچھا آپ کیوں رو رہی ہیں۔یہ سورت رلا دیتی ہے کہف بہت حاص سورت ہے یہ سورت اللہ تعالیٰ کے فیصلوں پر انسان کے رد عمل کی سورت ہے۔اکثر میں سوچتی تھی کے لوگ سورت کہف پرتے ہوئے کیوں روتے کیوں ان کے آنکھوں سے آنسوں بہنے لگتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ راز افشاں کیا کہ تنگ دیواروں میں اللہ تعالیٰ کا نور رلاتا ہے جب سب کچھ چھوڑ کر ہم کہف میں پناہ لیتے ہیں وہ کیسے ہمیں تھام لیتا ہے اللہ انسان کو تاریکی کے سب سے کمزور لمحے میں بھی تنہا نہیں چھوڑتا وہ بھلا اس کی حاطر کہف میں پناہ لینے والوں کو کیسے چھوڑ سکتا ہے۔ہم سب کے گرد کھڑ کی دیواریں ہمیشہ ہمیں قید کے لیے نہیں ہوتی بعض دیواریں کہف کی دیواریں ہوا کرتی ہیں انھیں اپنے گرد کھڑا کر لیا کریں وہ انسان کو گہری جہنم سے بچاتی ہیں۔

"کہف کی تنگ دیواروں کے درمیان اللہ کی محبت کا نُور اُسے رُلایا کرتا تھا،، وہ کہتی تھی اللہ کا خوف اِنسان کو اتنا نہیں رُلاتا جتنا محبت رُلا دیتی ہے ♥ " یہ بات آنکھوں کو آنسوں پر مجبور کرتی ہے جو غار میں دین بچانے کے لیے پناہ لیتے ہیں ایسی محبت کے آنسوں اللہ صرف انھیں ہی عطا کرتا ہے۔اللہ سبحان و تعالیٰ کی محبت رولاتی ہے۔

◈◈◈

نور آج بچوں کو پڑھانے آئی لیکن صبح سے اس کے سر میں درد تھا آج اس نے بچوں کو 14 حکمتیں جن پر عمل کرنے سے آپ کو ذہنی سکون ملے گا۔۔

1۔ اعتماد کی انتہا یہ ہے کہ جب لوگ آپ کا مذاق اڑائیں تو آپ خاموش رہیں کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کون ہیں اور وہ کون ہیں۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

2۔ خاموش لوگ یا تو بڑے غم کے حامل ہوتے ہیں یا بڑے خواب کے۔

3۔ آپ نے یہ دنیا نہیں بنائی تاکہ دوسروں پر اپنی شرائط مسلط کریں۔پہلے خود کو درست کریں تاکہ آپ دوسروں کے لیے مثال بن سکیں، پھر ان سے توقع کریں کہ وہ آپ کے جیسے ہوں۔

4۔ جاہلوں سے بحث کرنا پانی پر نقش بنانے کے مترادف ہے، چاہے آپ کتنی بھی محنت کریں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

5۔ جوتے کے پاس زبان ہے لیکن وہ بولتا نہیں، میز کے پاس پاؤں ہیں لیکن وہ چلتی نہیں، قلم کے پاس پر ہے لیکن وہ اڑتا نہیں، گھڑی کے پاس کانٹے ہیں لیکن وہ کاٹتے نہیں،اور بہت سے لوگوں کے پاس عقل ہے لیکن وہ سوچتے نہیں۔

6۔ وہ آپ کے بارے میں برا بولتے ہیں، پھر آپ کے ساتھ بیٹھتے ہیں اور آپ کے چہرے پر مسکراتے ہیں، یہ سب سے گندے لوگ ہیں۔

7۔ مشکل وقت انسان کے اصل جوہر کو ظاہر کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

8۔ چھوٹے دماغ کے لوگوں کی چھوٹی پریشانیاں ہوتی ہیں، جبکہ بڑے دماغ کے لوگوں کے پاس پریشانیوں کے لیے وقت نہیں ہوتا۔

9۔ ایسے شخص کے قریب نہ رہیں جو آپ کو خوش کرتا ہو، بلکہ ایسے شخص کے قریب رہیں جو صرف آپ کے ساتھ خوشی محسوس کرتا ہو۔

10۔ لوگ لہروں کی مانند ہیں، اگر آپ ان کے ساتھ چلیں تو وہ آپ کو ڈبو دیں گے،اور اگر ان کی مخالفت کریں تو وہ آپ کو تھکا دیں گے۔

11۔ میں نہیں جانتا کامیابی کا راز کیا ہے، لیکن ناکامی کا راز سب کو خوش کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

12۔ میں اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے پر عزم ہوں، تو یا تو میں کامیاب ہوں گا، یا میں کامیاب ہوں گا، یا میں کامیاب ہوں گا۔

13۔ اگر بھولنے کی نعمت نہ ہوتی، تو ہم میں سے بہت سے لوگ پاگل ہو جاتے۔

سب سے اہم:

14۔ خود کو کنجوسوں کی فہرست سے نکال دیں اور خاتم النبیین پر درود بھیجیں۔

یہ حکمتیں آپ کو نہ صرف ذہنی سکون فراہم کریں گی بلکہ آپ کی زندگی کو بہتر بنانے میں بھی مددگار ثابت ہوں گی۔

پھر منحہ کو بولا آپ کے بھائی نے آپ کو اور کچھ نہیں بتایا منحہ نے نہیں میں سے ہلایا زین کھڑا ہو گیا آج میں سناؤں گا حضرت ام سلمہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مبارک تھی ان کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بال مبارک تھا چاندی کی ڈبیا میں بندھ کر کے رکھا ہوا تھا۔ جو لا علاج مریض ہوتا وہ حضرت سلمہ کے پاس لایا جاتا۔ وہ کہتی پیالے میں تھوڑا پانی لاؤ پیالے میں پانی آتا وہ بال مبارک کو پانی میں بھگو دیتی کہتی لو پی لو اللہ شفاء عطا کرے گا۔ ماشاءاللہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں اضافہ فرمایں وہ باہر دروازے پر پہنچی ہی تھی انھیں چکر آنے شروع ہو گئے گرتی اس سے پہلے گل ریز نے انکا بازو تھام لیا وہ مکمل پردہ میں تھی گل ریز انھیں دیکھ نہیں سکا لیکن اس سے انھیں بہت اپنوں والی مہک ارہی تھی جیسے کوئی بہت اپنا ہو وہ انھیں ہسپتال لے گیا ہسپتال میں ٹیسٹ وغیرہ ہوئے کمزوری کی وجہ سے چکر آ گئے تھے ڈاکٹر نے بتایا گل ریز سے پوچھا آپ ان کے کیا لگتے ہیں اس کے منہ سے جلدی میں یہ ہی نکلا بیٹا۔ ڈاکٹر نے نور کو بھی ہیں بولا کے آپ کے بیٹے کو بتا دیا ہے آپ کی میڈیسن کا اب آپ جائیں۔ بیٹا سن کر وہ بھاگی ہوئی باہر کو آئی لیکن باہر مہوش تھی جسے گل ریز نے بتایا تھا۔ نور مہوش کے گلے لگ گئی وہ آیا تھا کدھر گیا ڈاکٹر نے بتایا میرا بیٹا آیا ہے مہوش نے سے بہت مشکل سے سنبھالا آج سے پندرہ سال پہلے

کی طرح ہو گی وہ وقت بہت مشکل تھا وہ مہوش ہی جانتی تھی اس نے اسے کیسے سنبھالا۔ گل ریز پیچھے کھڑا یہ سب دیکھ رہا تھا وہ حیران ہو گیا۔

◈◈◈

اگلے دن وہ پڑھانے آئی آج سعدا انھیں بتا رہا تھا حضرت انس بن مالک نے دس سال حضور کی نوکری کی لوگ پوچھتے انس کیا کمایا کہتے جو کمایا وہ صندوق میں بند کر کے رکھا ہے۔ انتقال کا وقت آیا تو اپنے شاگرد کو بلایا اور کہنے لگے جا صندوث کھول کر لا صندوق کھولا ایک ڈبیا نکلی بولے اسے بھی کھول کھولی تو نبی پاک کا ایک بال مبارک کل زندگی کی کمائی شاگرد فرمانے لگا اس کا کیا کرنا فرمانگ لگے جب مر جاؤ غسل دے کر زبان کے نیچے رکھنا شاگرد نے پوچھا اس کا کیا فائدہ جب فرشتے حساب لینے آئیں گے پوچھے گے میں کہنے کے لیے منہ کھولو۔ گا منہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بال مبارک ہو گا

🌾🌾🥀🥀 پس مردن جو فرشتوں نے تلاشی لی تو کیا نکلا

فقط اک دل کے گوشے سے خیال مصطفیٰ نکلا۔ 🌾🌾🥀 ۔ کلاس لینے کے بعد جا رہی تھی کے انھیں اندر سے باتوں کی آواز آئی بچوں سے پوچھا آج بھائی گھر ہیں سب نے بولا ہاں نور اٹھی اندر بی اماں کے پاس چلی گئی ان سے پوچھا گل ریز کہاں ہے انھوں نے بتایا صحن میں ہیں تینوں اور ان سے ملنے مہوش آئی ہوئی ہے شاہد کوئی کام ہے نور گل ریز سے مل کر شکریہ ادا کرنا چاہتی تھی اسے پتہ تب تھا یہاں تین لڑکے رہتے ہیں احمد اور عمیر سے وہ مل چکی تھی وہ انھیں بالکل بیٹوں کی طرح محبت و شفقت سے پیش اتی۔ باہر آئی صحن میں جب اسکی نظر پڑی وہ چیختے ہوئے بھاگ کر گل ریز کے گلے لگ گئی ہاشم تم آ گئے میرا بیٹا آ گیا ماں نے کتنا انتظار کیا سب حیران و پریشان یہ منظر دیکھ رہے تھے۔ مہوش نے اسی پیچھے کرنا چاہا اس نے اور مضبوطی سے تھام لیا۔ گل ریز نے پہلے دن ہی پہچان لیا تھا مسئلہ تب ہوا جب نام کا پتہ چلا اس کا نام نور تھا اس کی ماں کا نام عائشہ تھا اب جب اس نے گرفت ہلکی کر کے پیچھے ہوئی نقاب اتارا اب حیران ہونا گل ریز کے لیے تھا یہ عائشہ ہی تھی نور عائشہ ہی تھی گل ریز ہاشم ہی تھا۔

یوسف علیہ السلام کو بالکل ابتدا میں آزمائش سے نکال لیا گیا ہوتا تو ملکِ مصر کی کنجیاں آپ کے ہاتھ کیسے آتیں، آزمائش کا دراز ہونا کسی وقت انعام کے بڑا ہونے کا موجب ہو سکتا ہے ہمیشہ اللہ پر بھروسہ رکھیں 🤍

عائشہ کو بھی گل ریز ابتدا میں مل جاتا تو رب سے قریب کیسے ہوتی کچھ سفر بہت ضروری ہو جاتے ہیں کچھ آزمائش لمبی ہو جاتی ہیں لیکن ان کا احترام بہت خوبصورت ہوتا ہے۔

◈◈◈

اس حادثے میں ہاشم بچ گیا تھا کوئی مسلمان جوڑا ادھر گھومنے گیا ہوا تھا انھوں نے اسے روتا ہوا دیکھ کر ساتھ لے گئے اس کا نام بدل کر گل ریز رکھ دیا۔ وہ جوڑا بے اولاد تھا انھوں نے گل ریز کو بہت محبت انھوں نے گھر پر دو بچے اور تھے جنھیں اسی طرح پاس رکھا ہوا تھا ایک کے ماں باپ اسی آگ میں جل گئے وہ احمد تھا اور عمیرا انھیں ایک ماہ کا کسی پارک سے ملا تھا احمد کی فیملی بہت ڈھونڈنے کے بعد پتہ چلا اس حادثے میں فوت ہو چکی ہے اور ادھر مہوش سے رابطہ کیا گل ریز کو ساتھ لے کر پاکستان آئے بہت ڈھونڈنے کے بعد ایک دن حماد کو گل ریز نے پہچان لیا اس کے پاس جاتا اس سے پہلے وہ چلا گیا بعد میں ساری تفصیلات نکالی تو پتہ چلا کہ آپ کا انتقال ہو گیا ہے اور انھوں نے دوسری شادی کر لی اس لیے میں چلا گیا اب ان کی زندگی میں میری جگہ نہیں تھی۔ پھر کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا ان کا خاندان نواب شاہ میں تھا ان کی وصیت کے مطابق ان کی قبریں بھی نواب شاہ میں ڈالی گئی ہم ان کی قبر پر ہر سال آتے تھے ہم ان کے ساتھ گھومنے پھرنے جہاں جاتے ہم ادھر بھی گھومتے پھر ایک دن میں نے آپ کو دیکھا آپ کسی لڑکی کے ساتھ جا رہی تھی اس کی بعد مجھے یقین ہو گیا آپ زندہ ہیں

🌿 ☘ 🌷 🌸 🌺 🍀 🥀 🥀 🌾 ❤

اگر کبھی کہیں میں تمہیں
دنیا کی بھیڑ میں نظر آؤں
بنا جھجک میرا ہاتھ تھام لینا

اور کہنا یہ راستہ تمہاری منزل
کا نہیں اگر کبھی تمہیں لگے
میں اپنے مقاصد سے پھر رہی

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

ہوں بنا کچھ سوچے سمجھے
مجھے میرے مقاصد یاد کروانا
اگر کہیں تمہیں مجھے دیکھ کر
لگے کہ میں اپنے وعدوں اور
قسموں سے مکر رہی ہوں تمہیں
خق ہے مجھے میرے گزرے ہوئے
گردشِ ایام سنانا اگر دنیا کی
کسی محفل میں مجھے خوش
جو دیکھو یا نہ سمجھنا میں
واقعی خوش ہوں یہ سمجھنا
میں رسم وفا نبھا رہی ہوں اگر

کبھی مجھے پر زوال آیا یہ نہ
سمجھنا میرے گناہوں کا صلہ
ہے سمجھنا اسے کے درجات
بلند کیے جا رہے ہیں
دنیا کے اگر کسی کونے میں
روتی ہوئی نظر آؤں میرے آنسو
پونچھنے نہ آنا تم جانتے ہو نا
گردش ایام میں جنھیں چپ
کروانے والے زمین میں موجود
ہو پھر عرش والے چپ نہیں کرواتے پھر اپنے
مقاصد میں
ناکام ہو جاؤں گی

دو سال بعد

مٹی سے بھری ہوئی جگہ پر گندھے کپڑوں میں بیٹھی ایک لڑکی لوگوں کی حوس بھری نگاہوں سے خود کو بچانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی ہر آتے جاتے شخص کے پاؤں پکڑ کر منتیں کر کے پیسے لی رہی تھی یہ کوئی اور نہیں وہی اوریزہ گل تھی جسے بھکاریوں سے نفرت تھی۔ وہ کہتے ہیں وقت بدلتے دیر نہیں لگتی وقت نے اسے بھی عرش سے فرش پر بیٹھا دیا تھا۔ ہر مانگنے والا بھکاری ضرور ہوتا ہے لیکن کچھ ضرورت مند بھی ہوتے ہیں۔ کسی کو دیکھ کر ہم کیسے جج کر سکتے ہیں فلاں ڈرامے کر رہا ہے فلاں امیر ہے۔ سے

So Many Times, We Go on Street We See Beggars Who Pretend to Be Muslim and Same Thing We See in Europe, England and Pakistan. You See People Women

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔

Which Cover Body and See Man Who Change Some Part of Body Like Hand, Foot Some Beggars Are Professional. In This Allah Has Give Money to You Is Suppose to Be Put into Those Hands Which Truly Needed That. I Recommend Neither Give Those Beggars on Street Any Thing and Every time Like Some People Do Every time. They Go Out and They Encounter Baggers They Take Money That Wanted to Give to Baggers and Put into Box and Then It After. Collected A Couple of Week They Take Hole Amount and They Look for Truly Needed or Poor Muslim Who Do Not Bage.

ماضی۔۔۔

آج سے دو سال پہلے جب اور یزہ گل اپنی دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے گی ہوئی تھی شہلا نے اچھے موقع سمجھ کر وار کر دیا اور وار کامیاب بھی ہو گیا اس نے دھوکے سے ساری جائیداد اپنے نام کروالی سچ جاننے کے بعد اوزیرہ کے والد کا انتقال ہو گیا اور ماں کو کسی ادارے میں چھوڑ آئے جب اوریزہ واپس آئی تو شہلا نے اسے اصل چہرہ دیکھایا اس کے بعد وہ بہت عرصہ تک ماں کو ڈھونڈتی رہی پھر آخر میں کھانے پینے اور بھوک نے اسے یہ بنا دیا عائشہ نے بھی بہت ڈھونڈا نہیں ملی ایک دن عائشہ اور گل ریز واپس آرہے تھے کہ ٹریفک میں گاڑی رکی ایک عورت شیشے سے دستک دے رہی تھی جب عائشہ نے شیشہ نیچے کیا تو وہ حیران ہو گئی انھوں نے جلدی سے دروازہ کھولا وہ اوریزہ کو اس مقام پر دیکھ کر بہت روئی اور اسے اپنے ساتھ لے آئیں۔۔۔

یاد رکھیں جب زندگی آپ کو توڑ دیتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کو نئے طریقے سے جوڑنے کے لیے تیار کیا جا رہا ہے آپ کا ہر وہ ٹکڑا جو ٹوٹا ہوا محسوس ہوتا ہے وہ ایک نیا مقام نیا مقصد اور نیا مطلب پائے گا یقین کریں کہ دراڑیں وہ جگہ ہیں جہاں سے روشنی اندر آتی ہے اور کبھی کبھی ہماری ٹوٹ پھوٹ

میں ہمیں اپنی سب سے بڑی تکمیل ملتی ہے ہم دوبارہ تعمیر کرنے نئے سرے سے سوچنے اور مضبوط ہونے کے معنی کو نئے انداز میں بیان کرنے کی ہمت پاتے ہیں آپ ٹوٹے نہیں ہیں آپ راستہ بنا رہے ہ

گردش ایام کبھی ختم نہیں ہوتا۔۔

دوسرے کے وقت میں بھی عزت دیتا ہے مثال فرعون کے زمانے میں موسی نمرود کے زمانے میں

ابراہیم۔

گردش ایام سے سہم جاتا ہے دل۔۔

اک وہ خیال جس کے آنے سے سہم جاتا ہے دل مجھے آج بھی یاد ہیں گردش ایام کے کچھ دن۔۔

Aleeza

گردش ایام۔

The End 🍂🖤

Help Us Improving Our Presentation Style. Tanqeed Krna Aur Kisi Cheez K Ache Ya Bure Hone Ke Mutaliq Apni Rae Dena Apna Review Dena Apka Haq Hai. Apna Haq Zaya Nak Rein. Hame Apna Review Dein Ta K Ham Bhi Behtar Pdfs Bna Skein Aur Apko Mazeed Acha Content Provide Kr Skein. Hame Apke Review Ka Intazar Rahe Ga.

Whatsapp Group – Join Now

مزید اچھے اچھے ناولز پڑھنے کے لیے ہماری ویب سائٹ پر جائیں۔۔